یہہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیثوں کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیے۔
(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔ اور ناپسند مضامین محصولڈاک آنے پر واپس ہوسکینگے۔

اخبار اہلحدیث امرتسر

بہر حصولِ دین کلام اللہ معظم داشتن · پس حدیث مصطفٰی بر جان مسلم داشتن
تم نہ گمان ہوں حدیث کیا ہے · ورد واقعہ ورج مصطفٰی

نمبر ۶ — جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ؏
روساء و جاگیرداران سے " للعہ
عام خریداران سے " ؏
" ششماہی ؏
ممالک غیر سے سالانہ ۸ شلنگ ۲ پنس
" ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر - مورخہ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۳۳ ہجری مطابق ۱۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۴ع یوم جمعہ

عورت کا درجہ

یہ وہ مضمون ہے۔ جو لاہور آریہ سماج کے سالانہ جلسہ (مذہبی کانفرنس) پر بتاریخ یکم دسمبر میں نے پڑھا۔ اور تھوڑی دیر اسپر مباحثہ بھی ہوا۔ ابوالوفا

مسلم نے حرم میں راگ گایا تیرا
ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے
انکار کسی سے بن نہ آیا تیرا

کچھہ شک نہیں کہ مذہب نوع انسانی کی بہتری کے لئے ہوتا ہے۔ قدرت کی صنعت میں کسی قسم کا نقص نہیں بلکہ کمال ہے۔ بیچا مذہب اوس کمال کو ملحوظ رکھتا اور اس کی تکمیل کرتا ہے۔ اس بیان کی ہم ایک مثال دیتے ہیں۔

گیہوں اور دیگر نباتات پیدا ہوتی ہیں۔ اون میں سب قسم کے کمالات ہوتے ہیں۔ انسان اون کمالات میں کوئی کمال اضافہ نہیں کر سکتا۔ تاہم اسکی صفائی کر کے آٹا بناتا ہے۔ آٹے ہی پر بس نہیں۔ اسے گوندہتا اور گوندہکر روٹی بھی پکاتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح انسان میں ہر ایک کمال ہے۔ دیانت ہے۔ امانت ہے ادائے حقوق ہے۔ سخاوت ہے۔ احسان ہے غرض سب کچھہ ہے۔ تاہم مذہب آکر ان سب میں جلا کرتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر ان کمالات کی تکمیل کرتا ہے۔ جو مذہب فطرت انسانی کے خلاف ہدایت کرے اوسکی غلط ہونے کی یہی ایک کافی علامت بلکہ دلیل ہے کہ وہ چٹان سے ٹکراتا ہے۔

اس تمہید کے بعد میں اصل مضمون پر آتا ہوں اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسلام میں عورت کا درجہ وہی ہے جو قانون قدرت میں ہے۔ اس کی تفصیل منظور ہو تو توجہ سے سنیں۔

فلسفہ الٰہیات ہمکو بتلاتا ہے۔ کہ قدرت نے جتنی چیزیں بنائی ہیں۔ اون میں ہم ایک نسبت یعنے تعلق پاتے ہیں۔ وہ کیا؟ وہ تعلق استعمال کی نسبت ہے یعنے دنیا کی چیزوں میں بعض مستعمِل ہیں تو بعض مستعمَل۔ مطلب یہ کہ بعض چیزیں بعض کو استعمال کرتی ہیں شلاً بے جان چیزیں جتنی ہیں۔ سونا۔ چاندی تانبا پیتل نباتات وغیرہ ان سب کو جاندار استعمال کرتے ہیں۔ اسی طرح جانداروں میں بھی یہ نسبت پائی جاتی ہے جملہ حیوانات کو انسان استعمال کرتا ہے۔ یعنے یہی حضرت انسان ان سب کا مستعمِل ہے۔ اور وہ سب اس کے مستعمَل۔ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ۔ ہاتھی ہمیشہ انسان کو سواری دیتے ہیں۔ گائے۔ بکری بھینس وغیرہ دودھ دیتی ہیں۔

کبھی کسی ملک میں یہ نہ دیکھا نہ سنا گیا ہوگا۔ کہ حیوانات انسان سے وہی کام لیتے ہیں۔ جو انسان ان سے لیتا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

غرض یہ نسبت جیسی جانداروں اور بے جانوں میں پائی جاتی ہے۔ ویسی ہی انسانوں اور حیوانوں میں بھی ہے

اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ انسان کی نوع کی جو دو صنف (مرد اور عورت) ہیں۔ ان میں بھی قدرت نے کوئی نسبت رکھی ہے۔ یا نہیں۔ بغور دیکھا جائے۔ تو رکھی ہے۔ اس دعوے پر میں تین قسم کی دلائل پیش کر سکتا ہوں۔ اول قدرتی (نیچرل) دوم عرفی۔ جو عام طور پر بلا لحاظ مذہب و ملت مروج ہیں سوم۔ مذہبی۔ جو ہر مذہب میں بپابندی مذہب مروج ہیں۔

قدرت نے مرد۔ عورت کو جوڑا بنایا ہے۔ اس سے غرض نسل انسانی کی پیدائش ہے۔ مگر اس پیدائش کا طریق جو رکھا ہے۔ وہی بتلا رہا ہے۔ کہ مرد مستعمِل ہے اور عورت مستعمَلہ

کون نہیں جانتا۔ کہ انسانی پیدائش بھی مثل نباتات کے ہے۔ اس موقع پر مجھے دیانند کا حکیمانہ قول یاد آیا جو انسانی پیدائش کو ایسی طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ اوس سے اونکی نسبت کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ جو لوگ زنا کاری کرتے ہیں۔ اونکو نصیحت کے طور پر لکھتے ہیں کہ بے عقل دہقان اپنا بیج اپنے کھیت کے سوا دوسرے کے کھیت میں نہیں ڈالتا۔ زناکار۔ اپنا بیج کیوں دوسرے کے کھیت میں ڈالکر ضائع کرتے ہیں۔ (ستیارتھ ص ۱۵۱)

یہی مثال قرآن شریف نے دی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ تمہاری عورتیں تمہارے کھیت ہیں۔ حسب منشا اپنے کھیتوں کو آباد کرو۔

اس معقول مثال سے ثابت ہوا۔ کہ انسان کی پیدائش مثل نباتات کے ہے۔ بہت خوب۔ اب غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اس کھیتی کا آلہ حرث دونوں میں سے کس کو ملا ہے۔ سوامی دیانند نے اس سوال کو کھلے لفظوں میں حل کر دیا ہے۔ کہ نہ صرف آلہ حرث بلکہ بیج بھی مرد ہی کو ملا ہے۔ عورت کی حیثیت صرف زمین کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جسطرح مزارع جب چاہے زمین کو جوت سکتا ہے مگر زمین جب چاہے۔ جتوا نہیں سکتی۔ جس سے ثابت ہوا کہ یہی نسبت انسان کی دونوں صنفوں میں ہے۔ کہ مرد مستعمِل ہے۔ اور عورت مستعمَلہ۔ جس کی تشریح کی حاجت نہیں

قدرتی دلائل میں سے ایک یہ بڑی وزنی دلیل ہے کہ بلوغت کو پہنچتے ہی یعنے جس وقت دونوں قدرتی طور پر اوس امتیازی حد پر پہنچتے ہیں جسپر اون کی ابتدائی زندگی کی لائنیں جدا جدا ہوتی ہیں۔ تو اوس سرحد پر پہنچکر جیسی اونکی آئندہ زندگی کی خدمات جدا جدا ہیں۔ قدرت اپنے قانون سے ان دونوں کی صورتوں میں بھی تمیز کر دیتی ہے۔ یعنے مرد کے منہ پر ایک سیاہ گول دیوار بالوں کی بن جاتی ہے۔ اور عورت کا منہ بالکل سادہ۔ اور صفا رہتا ہے۔ جو اوس کی مرغوبیت اور محبوبیت کی علامت ہے

نوٹ:۔ اسی لئے اسلام نے مردوں کو داڑھی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ یہ قدرتی امتیاز قائم رہے اور اوٹ آف پوائنٹ (مضمون سے علیحدگی) کا خطرہ نہ ہوتا۔ تو میں اسپر کچھ زیادہ کہتا

اس دلیل سے بھی صاف ثابت ہے۔ کہ انسان کی دونوں صنفوں میں سے مرد کو قدرت نے مستعمِل اور عورت کو مستعمَلہ بنایا ہے۔

میں نہیں چاہتا کہ قدرتی دلائل کو زیادہ طوالت دوں۔ ورنہ بنظر فلسفہ الٰہیات تمام چیزوں سے اس دعوے کی دلیل مل سکتی ہے۔

اب میں عرفی دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں۔ عرف عام سے میری مراد وہ دستور ہے۔ جو ہر ایک ملک میں بلا لحاظ مذہب و دھرم جاری ہے۔

ہر ایک قوم میں دستور ہے۔ کہ شادی کے وقت دولھا کی طرف سے دولھن کو کچھ نہ کچھ دیا جاتا ہے۔ سوامی دیانند نے تو عورت کی داد و دہش کا نام پوجا رکھا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ عورت کی پوجا کرنی چاہئے۔ (ستیارتھ ص ۱۲۳)

اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر دونوں مرد اور عورت کا رتبہ عرف عام میں مساوی ہوتا۔ تو خرچ کا تمام بوجھ مرد ہی پر کیوں ڈالا جاتا۔

قرآن شریف نے جو فلسفہ الٰہیات اور طبعیات کی بناء پر احکام دیتا ہے۔ اس مضمون کو دو لفظوں میں ادا کر دیا۔ اور ایسا خوب ادا کیا۔ کہ اوس سے اچھا تو کیا اوس کے برابر بھی نہ ہو سکے۔ فرمایا

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا۔ یعنے مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ کیوں؟ اس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو وہی قدرتی کہ خدا نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے۔ دوسرے عرفی اور کسبی۔ کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں

غرض اس دلیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مرد عورت میں وہی نسبت ہے۔ جو دیگر اشیاء میں اور انسان میں ہے۔

اب میں تیسری قسم کے دلائل میں سے کچھ بیان کرتا ہوں کچھ شک نہیں۔ کہ بچے کی پیدائش میں دونوں کو دخل ہے باپ کا نطفہ ہے تو ماں نے اوٹھایا ہے۔ مگر بچہ جب پیدا ہوتا ہے۔ تو ہر ایک مذہب اور دھرم یہی ہدایت کرتا ہے۔ کہ وہ باپ کی قوم سے ہوگا۔ سید اور شیخ زادی کا بچہ سید ہوگا۔ براہمن اور کھترانی کا بچہ براہمن کہلائیگا۔ حالانکہ ماں کی محنت زیادہ ہے ایام حمل کی مدت کے علاوہ تولد کی تکلیف اوس کے بعد دودھ پلانے کی تکلیف۔ سرد راتوں میں سلانے کی تکلیف۔ مگر مذہب اور دھرم ان باتوں پر لحاظ کر کے مرد کو اون قدرتی عرفی اور کسبی حقوق سے محروم نہیں کرتا۔ بلکہ کہتا ہے نہیں

ہاتھی پھرے گراں گراں جسکا ہاتھی اسی کا ناں
(یعنے ہاتھی گاؤں گاؤں میں پڑا پھرے جسکا ہاتھی ہے اسی کا نام ہے)

شادی کے وقت جو الفاظ کہے جاتے ہیں وہ بھی قابل غور ہیں۔

ہر ایک مذہب میں یہی طریق ہے۔ کہ مرد کو نکاح کے الفاظ سنا کر ذمہ وار قرار دیا جاتا ہے۔

ان سب دلائل قدرتی عرفی اور مذہبی کا نتیجہ یہی ہے کہ عورت۔ مرد کے لئے ایک مستعملہ چیز ہے۔ اور مرد کے لئے مستعمل۔

آریوں میں جو ایک مسئلہ ہے جسپر مخالف بہت کچھ ہنسی اڑایا کرتے ہیں۔ گو میں اوسکا قائل نہیں مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ بھی اسی فلسفہ کی فرع ہے۔ وہ مسئلہ کیا ہے

AsliAhleSunnet.com

میرے خیال میں اوس کے بتلانے سے پہلے ہی ناظرین سمجھ گئے ہونگے۔ کہ وہ نیوگ کا حکیمانہ اصول ہے۔ جس کی تحت میں آریہ سماج پر بہت کچھ گورہ باری ہوتی ہوتی ہے۔ اور ہوگی۔

چونکہ یہ ایک مسئلہ فلسفہ تمدن یا پولیٹیکل اکانمی پر مبنی ہے۔ اس لئے آریہ سماج کی طرف سے اس کے جواب میں مخالف کو کہا جائے۔ کہ ؎

سخن شناس نئی دلبر اخطا اینجا است

تو شاید بیجا اور درست ہے۔

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ میں اس مسئلہ کا قائل نہیں۔ ورنہ اس موقع پر میں اس کے دلایل دیتا۔ غالباً میرا اشارہ اتنا بھی آریہ سماج کو بہت کچھ مفید ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں صرف یہ کہکر آگے چلتا ہوں ؎ کہ

یاد آئینگی تمہیں میری وفا میرے بعد

ابھی تک میں اپنے اصلی مدعا پر نہیں آیا۔ بلکہ صرف تمہید ہی تمہید میں ہوں۔

مدعا یہ ہے۔ کہ اسلام میں عورت کا درجہ کیا ہے؟ گذشتہ دلائل سے ثابت ہوا۔ کہ مرد اور عورت میں ایک نسبت ہے جس کو میں اپنے لفظوں میں نسبت استعمال کہتا ہوں یعنے مرد بعورت کا مستعمل ہے اور عورت مرد کی مستعملہ چیز۔ مگر چونکہ یہ مستعملہ چیز بھی اپنے اندر جان رکھتی ہے۔ جان بھی ایسی۔ جیسی مرد رکھتا ہے بلکہ اس سے بھی عزیز تر۔

اس لئے اسلام نے عورت کو محض مستعملہ بے جان چیز کی طرح قرار نہیں دیا۔ بلکہ حکم فرمایا ہے۔ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (عورتوں کے ساتھ نیک طریقے سے برتاؤ کیا کرو۔

مرد عورت کے بگاڑ کی وجہ چونکہ عورت کی بدصورتی یا بداخلاقی ہوتی ہے۔ اس بگاڑ کے روکنے کو فرمایا

عَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (ممکن ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو۔ اور خدا اوس میں تمہارے لئے بہتری پیدا کر دے۔ یعنی اسی بیوی سے اولاد صالح پیدا ہو جائے۔

مرد جو یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم عورتوں پر حاکم ہیں۔ عورت ہمارے لئے ایک قابل استعمال چیز بنی ہے۔ تو اون میں ایک شان اور غرور اس مضمون کا پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہمارے حقوق سب طرح عورتوں پر فائق ہیں۔ اور عورتوں کے حقوق ہمارے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ اس لئے قرآن شریف کہتا ہے۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (جسقدر تمہارے حقوق عورتوں پر ہیں۔ اوسی قدر اوسی قسم کے حقوق اون کے تم پر بھی ہیں۔ تم چاہتے ہو۔ کہ تمہاری عورت باوقار رہے۔ تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم بھی اس کے ساتھ باوقار رہو۔ تم چاہتے ہو۔ تمہاری عورت تمہارے حقوق اور عزت کی محافظ رہے۔ تمہارا بھی فرض ہے۔ کہ تم اوس کے محافظ رہو۔ عورتوں کی خوبیاں اور فضائل کے بیان میں فرمایا۔

فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (نیک عورتیں وہ ہیں جو تابعدار اور غائبانہ خاوند کی سب چیزوں کی بحکم خدا حفاظت کرنے والیاں ہیں

طبابت پیشہ اور ڈاکٹر شہادت دے سکتے ہیں کہ کسی مرض کا نسخہ تجویز کرنے میں مریض کی ہر ایک حیثیت کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ دوا گرم ضرورت سے زیادہ گرم ہے۔ تو اوس کے اعتدال کے لئے بارد اجزا لائے جاتے ہیں۔ غرض حکیم حاذق کا فرض ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک پہلو پر نظر رہے۔

اسلام بھی جو ایک حکیمانہ مذہب ہے۔ اس نے عورت کی ہر حیثیت کا لحاظ رکھا۔ بحیثیت اس کے کہ قدرت نے اوسکو مرد کے لئے ایک مستعملہ چیز بنایا ہے۔ مرد کو حسب ضرورت تعدد ازدواج کی اجازت دی۔ کون نہیں جانتا۔ کہ انسان کی حاجات مختلف ہیں کسی کی ضرورت ایک کوٹ سے دور ہو سکتی ہے۔ کسی کو دو کی حاجت ہوتی ہے۔

اسی طرح جس مرد میں طاقت زیادہ ہو۔ جس سے وہ ایک عورت کو کافی نہ پائے۔ اوسکو اجازت دی کہ وہ متعدد نکاح کرے۔ کیوں؟ اسکا جواب وہی قدرتی نسبت ہے۔ جو خالق کائنات نے ان دونوں میں پیدا کی ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ ہم اپنی کسی مستعملہ چیز کو ننگا رکھنے میں اوسکی خرابی کا اندیشہ کرتے ہیں تو اوسکو ڈھانپ کر رکھتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات بہت سے پردوں میں رکھتے ہیں۔ اسی اصول سے اسلام نے عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ تاکہ کسی کی نظر اوس پر اثر نہ کر سکے سمجھئے۔ ہم اوسوقت اپنے دلوں کی کیفیت معلوم کریں۔ جسوقت ہم بازار میں زیورات اور خوش لباس سے سجی ہوئی عورتوں کے جھنڈ کے جھنڈ دیکھتے ہیں تو ہماری نگاہیں ہمارے دلوں پر کیا اثر کرتی ہیں بازاری لوگ اسکا جواب اچھا دے سکتے ہیں۔ جو ایک دوسرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں ؎

آنکھیں کہیں کہ دل ہی نے ہمکو کیا خراب
دل یوں کہے کہ آنکھوں نے ہمکو لٹا دیا
بگڑا کسی کا کچھ نہیں لے ذوق عشق میں
دونوں کی اس نزاع نے ہمکو مٹا دیا

تمام انسانوں میں اگر ایک ہی فطرت کام کر رہی ہے۔ تو جو اثر اون بازاری لوگوں پر دوسروں کی عورتیں دیکھنے سے ہوا وہ دوسرے لوگوں پر ہوتا ہوگا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے۔ یا نکلنا ممکن ہے ؎

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
انہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

ہاں اسلام نے عورت کو انسانی نوع کا ایک اہم حصہ سمجھکر ایک معنے سے مرد کے برابر حقوق دئے ہیں عورت کو جو کچھ اوس کے ماں باپ کی طرف سے یا خاوند کی طرف سے ملے اوس کو اوس کی ملکیت قرار دیا ہے۔ چاہے وہ لاکھ دو لاکھ کا ہو۔ بعد موت مرد کو عورت کے مال کا وارث بنایا ہے۔ تو عورت کو بھی حصہ دار قرار دیا ہے۔ مگر کیا مجال کہ وہ نسبت جو قدرت نے ان میں رکھی ہے مٹنے جائے۔ مرد کو عورت سے دوگنا حصہ دلایا ہے۔ مثال سنئے۔

ایک عورت مرگئی۔ اوس کے وارث رہے۔ خاوند ایک بیٹا۔ ایک بیٹی۔ اوس کے مال میں سے خاوند کا چوتھا حصہ۔ باقی لڑکے اور لڑکی کا۔ مگر اسطرح کہ لڑکی کو ایک پیسہ تو لڑکے کو دو پیسہ

اسی طرح مرد مرگیا۔ اوس کے وارث رہے ایک بیوی ایک لڑکا۔ ایک لڑکی۔ بیوی کا آٹھواں حصہ۔ باقی

الفقیہ - [illegible]

AsliAhleSunnet.com

وصول القرآن بجواب اہل قرآن مولوی عبداللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلق نماز کا کامل جواب قیمت ۴ر

اوس عورت کی اولاد کا۔ مگر اوسی طرح۔ بیٹے اور دو بیٹیوں کی نسبت سے ماں باپ کی جائداد میں بھی لڑکی کو بھائی کے ساتھ وارث بنایا ہے۔ یہ سب احکام قرآن مجید کھلے لفظوں میں دیتا ہے۔

اس کے علاوہ بڑی بات یہ ہے۔ کہ اسلام اوس قدرتی ضرورت کو ہر وقت ملحوظ رکھتا ہے۔ جس کی وجہ سے مرد۔ مرد ہے۔ اور عورت۔ عورت۔ اسی لئے اسلام ہاں۔ الٰہی مذہب اسلام جہاں رنڈوے مرد کو دوسری شادی کی اجازت دیتا ہے۔ عام طور پر عورتوں کے حق میں بھی فرماتا ہے۔ اَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ اپنی بیوہ لڑکیوں کی شادی کر دیا کرو۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ عورت خود نہ چاہے۔ یا اوس کے برابر کا کفو نہ ملسکے۔

جملہ حقوق کے بتلانے کے لئے ایک حدیث نقل کرتا ہوں۔ جو مجملاً اس مسئلہ پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے۔

ایک صحابی نے ہمارے حضور پرنور حضرت سید الانبیاء احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور میری بیوی کا مجھ پر کیا حق ہے۔ حضور نے فرمایا۔

قال ان تطعمہا اذا طعمت وتکسوھا اذا اکتسیت ولا تضرب الوجہ ولا تقبح ولا تھجر الا فی البیت مشکوٰۃ باب عشرۃ النساء	جب تو خود کھائے اسے کھلایا کر جب خود پہنے اسے پہنایا کر۔ خفگی کے وقت اس کے موتھ پر نہ مارا کر۔ اور اسکو

برا نہ کہا کر۔ بڑی بات یہ کہ ناراضگی کا موقع پیش آجائے تو گھر ہی میں اوس سے جدائی کیا کر یہ نہیں کہ بستر و اٹھایا۔ اور دکان میں یا بیٹھک پر جا سوئے۔ ورنہ اسکی خرابیاں بہت ہونگی۔

مختصر یہ ہے۔ کہ اسلام عورت کو وہی حقوق اور درجہ دیتا ہے۔ جو قدرت نے اوسکو دیا ہے۔ عربی میں ایک مثال ہے۔ تعرف الاشیاء باضدادھا چیزوں کی پہچان مقابلہ میں ٹھیک ہوتی ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ ہم غیر اسلام مذاہب کی بھی جانچ کریں۔

سب سے پہلے ہمارے سامنے ہندو دہرم اور اوسکی شاخ آریہ دہرم ہے۔ ان دونوں نے عورت کو اسکے قدرتی حقوق سے محروم کیا ہے۔ جو اوسکو ملنے چاہئیں خاوند کے مال سے وراثت کا ثبوت تو کیا ہی ہوتا۔ ماں باپ کے مال سے بھی بے نصیب ہے۔

خاوند کے مرنے کے بعد نکاح ثانی سے روکا جاتا ہے چاہے اوسکی عمر ۱۴-۱۵ سال کی ہو۔ اور پہلے نکاح کے ابھی تک کپڑے اور زیورات بھی میلے نہ ہوئے ہوں اور جس حاجت اور قدرتی ضرورت کے لئے اوس کی پہلی شادی ہوئی تھی۔ وہ کمال طاقت اور زوروں پر ہو۔ مگر ہندو دہرم اور آریہ سماج دونوں اوسکو صبر و شکیب ہی کی نصیحت کرتے ہیں۔ اور وہ بیچاری غمزدہ جواب دیتی ہے ؎

نہ کریں میرے لئے حضرت ناصح تکلیف
خود طبیعت دل بیتاب کو سمجھا دے گی

ہندو دہرم میں جو بیوگان کے ساتھ سلوک ہوتا رہا ہے اوس کے خیال سے انجمن حمایت بیوگان منتظر تھی کہ ہندو دہرم کا کوئی ریفارمر پیدا ہوگا۔ تو ہم اوسکو ان مصائب کی طرف توجہ دلا دینگے۔ اتنے میں خبر آئی کہ سوامی دیانند نے لاہور میں آکر ڈاکٹر رحیم خاں مرحوم کے باغ میں اصلاحی اپدیش دینا شروع کیا انجمن بیوگان نے سوامی جی کو اپنے مصائب پر توجہ دلائی کہ سوامی جی ہمکو پرماتما نے اس لئے پیدا کیا ہے۔ کہ ہم دنیا میں نسل انسانی کو بڑھاویں۔ یہ کیا غضب ہے۔ کہ مردوں کو تو نکاح ثانی کی اجازت دی جاتی ہے اور ہم بیوگان کو روکا جاتا ہے۔ ہماری قدرتی خواہشات کا خیال نہ بھی۔ نسل انسانی کی ترقی کا خیال تو کیا ہوتا سوامی جی نے اس کا یہ فیصلہ کیا۔ دیکھو ہم تم دونوں مرد عورت کو برابر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے حکم دیتے ہیں۔ کہ نہ رانڈ عورت دوسری شادی کرے۔ نہ رنڈوا مرد کرے۔ جاؤ تم دونوں برابر (ستیارتھ پرکاش)

انجمن بیوگان نے یہ فیصلہ سنکر ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ جس کا مضمون یہ تھا ؎

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کرینگے فریاد
وہ بھی کمبخت ترا چاہنے والا نکلا

جہانتک ہمیں علم ہے۔ آریہ سماج نے سوامی جی کے اس حکم پر یہ عمل کیا۔ کہ رنڈوے مرد کو تو شادی کرنے کی اجازت دی مگر رانڈ عورت کو نہیں۔ رنڈوے مرد کو اگر اپنے دلیس میں نہ ملے۔ تو دوسرے دلیس میں دوسرے دلیس میں نہ ملے۔ تو تیسرے دلیس تک بھی چھلانگ مارے۔ مگر رانڈ عورت پر منتو کے پیرو حضرات اکیا یہی ادا حقوق ہے۔ جو قدرتی مذہب کا کام ہے۔

سوامی دیانند نے منو جی کا قول نقل کیا ہے کہ۔ مرد کو اپنی آنکھیں بزور بند رکھنی چاہئیں کیونکہ اندریاں (آنکھیں) مان اور سالش سے بھی نہیں رکتیں۔ (اپدیش منجری)

مگر یہ ہمت نہ ہوئی کہ اس الٰہی قانون کے مطابق دونوں (مرد و عورت) میں پردہ حال کر دیتے۔ جس صورت میں عورت کو بے پردہ پھرنے کا حکم ہے۔ اوس میں مرد کو کہا جاتے ہے۔ کہ نگاہ بند رکھو۔ تو علاوہ اس کے کہ دنیاوی کاروبار اس کی اجازت نہیں دے سکتے۔ خطرہ ہے۔ کوئی منچلا جواب میں کہدے ؎

کون رکھتا ہے بھلا ایسی جگہ دیکھیں تو
یا سمنے سامنے دیکھے نہ ادھر دیکھیں تو

یہی حال عیسائی مذہب کا ہے۔ نہ عورت کو وراثت میں شریک کیا گیا ہے۔ نہ اوسکو پردہ ہے ہے تو صرف یہ ہے کہ مرد و عورت ہاتھ میں ہاتھ ڈالے سب کے سامنے باز اروں میں پھریں

مجھے ابھی ایک ضروری مسئلہ بھی بیان کرنا ہے جس پر اسلام تو فخر کرتا ہے۔ کہ اوس نے اسکی اجازت دینے میں بھی قدرتی قانون کو ملحوظ رکھا ہے۔ مگر اوس کے مخالف اوسکو غلط کہا کرتے ہیں۔

کون نہیں جانتا۔ کہ نکاح قدرتی ضرورت کی وجہ سے مصنوعی عقد ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ مرد۔ عورت کو ایک دوسرے سے ایک ضرورت ہے۔ جس کے باعث دونوں باہمی عقد اور معاہدہ کرتے ہیں۔ اوس ضرورت کے بیان کرنے کی حاجت

AsliAhleSunnet.com

نہیں ہر ایک شخص اوسکو اسی طرح سمجھ سکتا ہے جس طرح بھوک پیاس کو جانتا ہے۔ پس عقد۔ نکاح اور شادی اس غرض کے پورا کرنے کے لئے ہے۔ نہ کسی اور مطلب کے لئے۔ لیکن کیا یہ ممکن نہیں۔ کہ کسی موقع پر باوجود سب رسمات عمدہ طے ہو جانے کے دونوں کی واقعتوں میں سے ایک کی ضرورت پوری نہ ہو۔ کیوں نہ ہو؟ اس کا جواب وہی دے سکتے ہیں جن کو ایسا موقع پیش آتے۔ ہم دیکھتے ہیں لڑکا نوجوان خوبصورت ہے۔ لڑکی بھی ماہ جبین ہے مگر دونوں میں سخت بدمزگی رہتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس غرض کی تکمیل میں کسی طرح کا نقصان ہے جس کو وہ کسی پر ظاہر نہیں کر سکتے۔

غرض کسی قسم کی بدمزگی کی صورت میں اس مصنوعی عقد کو وہ توڑ بھی سکتے ہیں یا نہیں۔

اس بدمزگی کی تصویر منوجی کے الفاظ میں سناتا ہوں۔

کہ شراب پینے والی اور سادہوؤں کی خدمت نہ کرنے والی اور دشمنی کرنے والی اور بیماریوں سے بھری ہوئی اور گھات کرنے والی اور ہر بعید دولت کو نیست و نابود کرنے والی عورت ہو۔ تو دوسرا وواہ کرنا چاہئے

(باب ۹۔ فقرہ ۸۰)

اس فقرہ (شلوک) میں منوجی نے اون خرابیوں کا ظاہری الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ جن کی وجہ سے مرد و عورت میں بدمزگی رہتی ہے۔ مگر میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ مرد عورت میں بسا اوقات ایسے امر کی بابت بھی بدمزگی رہتی ہے۔ جسکو ان دونوں کے سوا تیسرا کوئی آدمی جان نہیں سکتا۔

خیر کوئی وجہ بھی ہو جو میاں بیوی میں بدمزگی کا باعث ہو۔ تو ان دونوں کی بدمزگی رفع کرنے کی کیا صورت۔ منوجی نے اتنا کہدیا۔ کہ ایسی صورت میں دوسری شادی کرے۔ مگر اس پہلی شادی کا سرانجام نہ بتلایا۔ قرآن شریف چونکہ حکیمانہ کتاب ہے۔ اس لئے وہ جو حکم دیتا ہے۔ فلسفہ الٰہیات پر مبنی ہوتا ہے۔ وہ ایسی صورت میں عورت اور مرد دونوں کو اس عذاب الیم سے جس کی بابت ایشیا کے فخر شیخ سعدی مرحوم نے فرمایا ہے ؎

تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ
بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ

نجات دلانے کو فرماتا ہے۔ اِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ (اگر دونوں میاں بیوی بذریعہ طلاق جدا ہو جاویں۔ تو خدا ان دونوں کے لئے اور کوئی اچھی صورت بنا دے گا یعنی ہر ایک کو اوس کا جوڑ ملا دیگا جس سے دونوں آرام پاویں گے۔ سوامی دیانند نے بھی عورت خاوند میں بدمزگی کے اسباب پر غور کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

کہ عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس یعنی آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھیرے۔ اولاد ہو کر مر جائے۔ تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی ہوں۔ لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارہویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اوس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلے۔ (ستیارتھ پرکاش ص۱۵۵)

اس اقتباس میں عورت کو چھوڑنے کا حکم کیا مطلب رکھتا ہے۔ اسکی شرح کرنا ہمارا کام نہیں۔ اگر یہ چھوڑنا اونہی معنے میں ہے۔ جسکو اسلامی محاورے میں طلاق کہتے ہیں۔ تو میں اسپر کہونگا ؎

کون کہتا تھا کہ تم ہم میں جدائی ہوگی
یہ اوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

اور اگر اس کا مطلب کچھہ اور ہے۔ تو وہ مطلب بتلانا آریہ سماج کا فرض ہے۔ اس سوال کا جواب دینا بھی آریہ سماج کا فرض ہے۔ جو اس قسم کی بدمزگی پر وارد ہوتا ہے۔ کہ عورت مرد کی رہائی کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔

جی چاہتا ہے کہ چلتے چلتے ایک سوال اور پیش کردوں۔ شاید آریہ سماج اسپر بھی غور کرے۔ سوامی دیانند نے ستیارتھ میں جو ایک بڑی لمبی چوڑی فہرست ان عورتوں کی دی ہے جن سے نکاح کرنا منع کیا ہے۔ مثلاً لمبے بالوں والی بھورے بالوں والی۔ مرد سے لمبے قد والی۔ گنگا جمنا ناموں والی۔ پہاڑوں اور سانپوں کے ناموں والی۔ وغیرہ (ستیارتھ ص۱۰۷)

اب سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بیخبری میں یا دہوکہ میں ایسی عورت سے نکاح کرلے۔ تو کیا کرے نباہے تو کیونکر۔ فلسفہ کا فتوے ہے۔ کہ غلطی کرنا ایک گناہ ہے۔ تو اوسکو قائم رکھنا ہزار اور ہر گھڑی کا گناہ ہے۔ پھر یہ شخص کرے تو کیا کرے۔ جب تک طلاق کے مسئلہ کو جاری نہ کیا جاوے شادی کا مسئلہ بسا اوقات اس سے کم نہیں ہوتا۔ کہ اوس کی بابت کہا جائے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھیو ہوتا ہے کیا

مختصر یہ کہ اسلام نے عورت کو کیا اپنے خاوند کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے بھائیوں کے مقابلہ میں۔ کیا اپنے ماں باپ کی ماتحتی میں پورے حقوق دلائے ہیں اس لئے میں اس شعر پر کلام ختم کرتا ہوں ؎

بس تنگ دکرنا صح ناداں اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی

اس کے بعد

آریوں کی طرف سے اسی عنوان پر ایک مضمون پڑھا گیا۔ اوس کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ مگر افسوس سوال و جواب کا رخ محققانہ نہ ہوا۔ میں نے ہرچند کوشش کی۔ کہ بحث مرکز پر آئے۔ مگر آریہ مناظر مرکز پر نہ آیا۔ پر نہ آیا۔ میں نے کہا۔ کہ دونوں مضمونوں کے بیانات سے بطریق عدالت امر تنقیح جو نکلتا ہے یہ ہے۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے یا مساوی میں اسکو ماتحت جانتا ہوں۔ ثبوت بذمہ مدعی۔

اسپر میں نے منو اور سوامی دیانند کے اقوال سنائے جن سب کا مطلب یہی تہا۔ کہ عورت مرد کے ماتحت ہے مساوی نہیں۔ مگر آریہ مناظر نے انکو قبول نہ کیا۔ بلکہ وہ معمولی طور پر ادہر ادہر جاتا رہا۔

منو کا ایک قول یہاں بھی ناظرین کی دلچسپی کے لئے نقل کرتا ہوں۔ سنئے۔

کہ عورت لڑکپن میں اپنے باپ کے اختیار میں

اجتہاد و تقلید ۔ [illegible]

AsliAhleSunnet.com

رہے۔ اور جوانی میں اپنے شوہر کے اختیار میں اور بعد وفات شوہر کے اپنے بیٹوں کے اختیار میں رہے۔ خود مختار ہو کر کبھی نہ رہے

(منو باب ۵ - فقرہ ۱۴۸ء ام)

کیسا صاف اور صریح حکم ہے جس سے ادنےٰ درجہ کا آدمی بھی بغیر ذرا سی دماغ سوزی کے سمجھ سکتا ہے کہ منو جی صاف فرماتے ہیں۔ کہ عورت مرد کے ماتحت اور تابعدار ہے۔ مساوی نہیں۔ کجا یہ کہ افضل اور برتر ہو۔

حیرت! آریوں سے جو مباحثات سماجوں کے سالانہ جلسوں پر ہوتے ہیں۔ ان میں یہ دستور ہے۔ کہ مخالف ان پر سوال کرتے ہیں اور وہ جواب دیتے ہیں۔ اور بحیثیت مجیب آریوں کا وقت اخیر ہوتا ہے۔ مگر آریہ سماج کی دوربین نگاہ اور باریک بین عقل ایسی نہیں۔ کہ چوک جاتے۔ اس دفعہ جو مباحثہ ہوا۔ اس میں اعتراض بھی آریہ سماج ہی کی طرف سے رہے۔ اور مجیب مسلمان۔ مگر آخر وقت بھی آریہ مقرر کو دیا گیا۔ حالانکہ کہا گیا۔ کہ بحیثیت مجیب ہونے کے آخری وقت ہمارا ہے۔ اور مقررہ وقت جو دس بجے تک تھا۔ ٹھیک میری آخری تقریر پر ختم ہوا۔ مگر آریہ سماج اور اوس کے قابل صدر پنڈت رام بھجدت جی نے وہی کیا۔ جو ان کے خیال میں سماج کے حق میں بہتر تھا۔

باوجود آریہ مقرر کی سخت ... کے جسکا اقرار خود صاحب صدر جلسہ نے کیا۔ اور باوجود حق تلفی کے مسلمانوں نے شائستگی سے مباحثہ کو انجام دیا۔ اس لئے مجبوراً صدر جلسہ کی طرف سے پنڈت ٹھاکر دت شرما موجد امرت دھارا نے مسلمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ کہ مسلمانوں سے جب کبھی مباحثہ ہوتا ہے۔ بہ نسبت اور لوگوں کے متانت اور شائستگی سے ہوتا ہے۔ کیوں ؟ ہے

جتنا جی چاہے ستالیں ستم ایجاد ہمیں
شکل تصویر ہیں آتی نہیں فریاد ہمیں

گورنمنٹ کا جدید قانون

متعلق غلہ

اور

حدیث احتکار

مسلمانوں کا بہت پرانا دعوےٰ ہے۔ کہ جو احکام اسلامی شریعت نے کیا از قسم عبادت اور کیا از قسم سیاست بتائے۔ ہمکو سب کچھ سکھا دیا۔

عرصہ ہوا۔ میں نے ایک رسالہ لکھا تھا۔ جس کا نام ہے اسلام اور برٹش لا۔ سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیہ کا مقابلہ۔ اوس رسالہ میں اسی موضوع پر بحث ہے۔ جو قابل دید ہے۔

آج ہم جس مضمون پر یہ نوٹ لکھنا چاہتے ہیں وہ گورنمنٹ ہند کا جدید قانون ہے۔ متعلق غلہ۔ جو حضور والا سرکار کی رحمدلی اور رعایا پروری کا کافی ثبوت ہے۔

کون نہیں جانتا۔ کہ موجودہ جنگ کی تکالیف میں سب سے بڑی تکلیف گرانی غلہ کی ہے۔ گرانی غلہ کیوں ہے۔ اس لئے نہیں کہ پیدا نہیں ہوا۔ اس لئے نہیں کہ باہر جاتا ہے۔ اس لئے نہیں۔ ہندوستان میں غلہ کم ہے۔ بلکہ اس لئے ہے۔ کہ غلہ کے سوداگر جیسا کہ امرتسر میں عموماً دیکھا اور سنا جاتا ہے۔ غلہ کو بند کر رکھتے ہیں۔ جسکو عربی یا حدیث نبوی میں احتکار کہا جاتا ہے اس کی بابت گورنمنٹ ہند کے گزٹ کا غیر معمولی پرچہ شائع ہوا ہے۔ جس میں تجارت کے متعلق حضور والیسرائے کا ہنگامی قانون (آرڈیننس) نمبر ۹ مشتہر کیا گیا ہے۔ اس قانون کے رو سے گورنمنٹ ہند کو تمام تجارتی اشیاء کی مقدار ہائے موجودہ کے متعلق معلومات حاصل کرنے اور ایسے گوداموں کو جو بلا معقول وجہ کے فروخت کئے جانے سے روک رکھے گئے ہوں اپنے قبضہ میں لینے کے اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اپنے قبضہ میں لے لینے کے اختیارات دیئے گئے ہیں یہ قانون کل ہندوستان کے لئے ہے۔ ہر گماشتہ بھی جو مالک کی طرف سے کسی تجارتی جنس کی فروخت کر سکتا ہے۔ مالک متصور ہوگا۔ ہر لوکل گورنمنٹ کو بھی اس ضابطہ کی رو سے یہی اختیارات دیئے گئے ہیں۔ ہر مالک جنس کو حکم دیا جا سکے گا کہ وہ وقت مقررہ کے اندر اپنے گودام کی تعداد وغیرہ سے مطلع کرے۔ یہ اطلاع مخفی رکھی جائے گی۔ اور صرف اس صورت میں ظاہر کی جائے گی۔ جبکہ مالک کی طرف سے غلط اطلاع ملنے کی صورت میں مقدمہ فوجداری چلانے کا فیصلہ کیا جاوے۔ غلط اطلاع ملنے کا شبہ پیدا ہونے پر یا یوں بھی اطلاع کی تصدیق کے لئے افسر مجاز گودام میں خود داخل ہو کر اس کی پڑتال کر سکے گا۔ جو شخص اطلاع تحریری بہم پہنچانے سے انکار کرے یا جان بوجھ کر غلط اطلاع تحریر کرے۔ یا افسر مجاز کو پڑتال نہ کرنے دے یا اس کے کام میں مزاحم ہو۔ یا اس کے سوالات کا جواب نہ دے۔ یا غلط جواب دے۔ تو ہر قسم کی سزائے قید کا جو چھ ماہ تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانہ کا جس کی مقدار ایکہزار روپیہ تک ہو سکتی ہے۔ یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔ گورنمنٹ ہند اور لوکل گورنمنٹ اس امر کی بھی مجاز کی گئی ہے۔ کہ اگر کسی رقبہ میں کوئی تجارتی جنس فروخت سے بلا وجہ معقول روک لی گئی ہے۔ تو وہ اعلان عام شائع کر کے اس جنس کو اپنے قبضہ میں لے سکے گی۔ مالک جنس کو وہ قیمت دی جاوے گی۔ جو افسر مجاز اور مالک میں باہمی رضامندی سے طے ہو یا اگر سمجھوتہ نہ ہو سکا۔ تو جو قیمت افسر مجاز مناسب تصور کرے۔ اس کی ادائیگی یا جائے پر جنس مذکور لے جاوے گی۔ اگر مالک کو ادا شدہ یا پیش شدہ قیمت سے اختلاف ہو تو خواہ وہ قیمت لے چکا ہو۔ چودہ دن کے اندر یا کسی طویل تر میعاد میں جو مقرر ہو محکمہ مجاز میں اپیل کر سکے گا۔ محکمہ مجاز میں کم از کم

AsliAhleSunnet.com

تین شخص ہونگے جن میں سے ایک لازمی طور پر تجارت پیشہ ہوگا۔ محکمہ مذکور تمام حالات کو مدنظر رکھکر قیمت کو بڑھا دینے یا گھٹا دینے کا مجاز ہوگا۔ بڑھوتی کی صورت میں زائد رقم مالک کو ادا کردی جاویگی۔ بصورت تخفیف فاضلہ اداشدہ رقم مالک جنس سے بقایا مالگذاری کی طرح قابل وصولی ہوگی۔ کوئی عدالت اس ضابطے کے مطابق صادر شدہ کسی حکم یا فیصلہ کے متعلق کوئی کارروائی نہ کر سکے گی۔ اور نہ اس ضابطے کے مطابق نیک نیتی سے کوئی کارروائی کرنیوالے افسر کے برخلاف کسی قسم کی دیوانی یا فوجداری نالش یا اور کوئی قانونی دائر کی جا سکے گی۔

(ولیش ہرڈ بیر)

اس قسم کے حکم ہر زمانہ میں ہوتے رہے ہیں۔ اسلئے حدیث شریف میں آیا ہے۔ من احتکر فھو خاطئ (مسلم) یعنے جو کوئی غلہ کو بند رکھے۔ اور ضرورت کے وقت فروخت نہ کرے۔ وہ مجرم ہے ایک حدیث میں فرمایا۔ الجالب مرزوق والمحتکر ملعون (ابن ماجہ) جو کوئی باہر جا کر غلہ لا دے اور منڈی میں فروخت کرے۔ اسے خدا رزق دے اور جو غلہ کو بند کرے۔ خدا اسپر لعنت کرے۔

اس حدیث کو اس جدید قانون سے ملاکر مسلمان غور کریں۔ کہ خدا نے اپنے نبی کو کیسی پاکیزہ تعلیم دی تھی۔ آج جو حکم سلطنت کی طرف سے بہت سے غور و خوض اور ممبران کے مشورہ سے جاری کیا جاتا ہے۔ وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی ہمکو فرمایا ہوا ہے۔ سچ ہے سے کہ

حسن یوسف دم عیسے ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسلام اور برٹش لاء یعنے سیاست محمدیہ اور قوانین انگریزیکا دلچسپ مقابلہ قیمت ۴/

منیجر

کانفرنس اخبار اور جماعت اہلحدیث

از...

حضرات! اس مضمون کا سلسلہ قریباً دو سال سے جاری ہے۔ مگر سوائے اس عاجز کے کسی صاحب کو ہمت نہ ہوئی۔ کہ اس میدان میں بھی خامہ فرسائی فرماتے۔ کچھ صلاحیں بتاتے۔ میرے معروضات کی تردید یا تائید کرتے۔ تدابیر پر عمل کرنے کی سکیم بتاتے۔ عمل کرنے پر طیاری ظاہر کرتے۔ مگر بحمد اللہ کانفرنس کی مجلس شوریٰ میں کچھ ہوتا جاتا ہے۔

سابق میں میں نے ہر طبقہ کے لوگوں کا نقشہ دکھایا تھا اور انکی حالت پر اظہار تاسف کیا تھا مگر میرے اس تاسف کا حاصل بجز تاسف ابتک کچھ نہ ہوا۔

ہائے قوم یہ نہ سمجھی سے

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

علماء کی حالت ناگفتہ بہ ہے جسقدر افسوس کیا جاوے کم ہے۔ عناد باہمی وحسد کا یہ حال کہ اگر کوئی یہ آیت پڑھدے۔ تو شرمندہ ہونا پڑے۔ معاذ اللہ ہمارے دشمنوں پر یہ صادق آتا ہے۔ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ جسکا لازمی نتیجہ ہے ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ۔ اختلاف باہمی جو نیک نیتی پر مبنی ہو۔ برا نہیں۔ مگر وہ اختلاف جو بَغْيًا بَيْنَهُمْ کا منشا ہے۔ قابل ہزار لعنت ہے

اسی اختلاف کی فرع ہے۔ اپنے کو حنفی اہلحدیث کہنا۔ اور اخبار اہلحدیث کو جنگلی کھانے کی دھمکی دینا کہ ہم شکایت کریں گے جب ہارے تو بھاگے نابارے نیز اسی اختلاف وعناد کا نتیجہ ہے۔ حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب ایسے کریم النفس اور متقی کو معاذ اللہ ملحد ٹھیرانا۔ وغیرہ۔

علماء کی اس خود پسندی سے عوام نے خودسری کا فایدہ اٹھایا۔ جو لازم وملزوم تھا۔ اب گذارش ہے کہ اہل علم اپنے علم وفضل سے لوگوں کو کچھ فائدہ پہنچا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جن میں نفاق وشقاق کی ہوائیں چل رہی ہیں وہ تو کسی کام کے نہیں۔ نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ ان سے سردست کچھ امید رکھنا چاہئے۔

ہاں جو حسد اور خود پسندی کے شر انگیز نگوں سے محفوظ رہیں۔ وہ اگر اٹھ کھڑے ہوں۔ تو کام بن جائے سب سے پہلا کام تو یہ کریں کہ کانفرنس کی ممبری قبول فرمادیں۔ اور اس کے ماتحت اپنے مقام پر ایک ایک انجمن کھولدیں۔ اسوقت تک جتنی انجمنیں قائم ہوئی ہیں۔ بہت کم ہیں۔ اور کانفرنس کی وسعت ذہنیت پر نظر کرتے ہوئے گویا کچھ بھی نہیں۔ اور اس کے تعلق کے لحاظ تو جو ہیں بھی وہ بھی کچھ نہیں

ہمارے علامہ اڈیٹر صاحب وسکرٹری کانفرنس براہ کرم کانفرنس کے ماتحت انجمنوں کی ایک فہرست شایع کردیں۔ تاکہ ہمیں یہ اندازہ کرنے کا موقع ملسکے کہ ابھی کہاں کہاں زیادہ ضرورت ہے۔ کتنے ضلاع ایسے ہیں۔ کہ ان میں اہلحدیث ہیں۔ اور انجمن نہیں ہے وہاں کے علماء توجہ فرمادیں۔ تو کام بن جائے۔

دوسرا کام یہ ہوگا۔ کہ سب علماء کرام انجمنہا ماتحت

سلہ فہرست کوئی اتنی طویل نہیں جہانتک مجھے علم ہوا ہے۔ کم وبیش مقامات ذیل میں انجمنہا اہلحدیث کھلی ہیں۔ جن میں بعض کچھ کام کرتی ہیں۔ بعض سست ہیں۔ کلکتہ۔ امرتسر۔ لاہور۔ پشاور۔ فیروزپور۔ مرادآباد میرٹھ۔ جبلپور۔ بریلی۔ ناگپور۔ بنارس۔ ملتان وغیرہ کسی مقام کو میں بھولا ہوں تو اوس مقام والے یاد دلادیں۔

افسوس تو یہ ہے۔ کہ فیض آباد اور سیالکوٹ میں ابھی تک انجمن اہلحدیث قائم نہیں ہوئی (اڈیٹر)

عفی عنہ اہل علم جانتے ہیں بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا جناب کا تعلق کانفرنس اور دوسری انجمنوں سے از قسم بدیہی ہے جس کے جواب کی ضرورت نہ تھی۔ تاہم اپنی ذاتی رائے سے جواب دیتا ہوں۔ کہ اخبار کانفرنس اور انجمنوں کا ہم رنگ یا بالفاظ دیگر سچا خادم اور ان کے مقاصد کی مفت اشاعت کرنیوالا ہے لیکن اس کے معنے یہ نہیں کہ خاکسار اڈیٹر اہلحدیث کا مقصد یہ ہے کہ مشرق کی ایک انجمن سے اسکو شرکت جلسہ کا حکم پہنچے۔ تو وہاں پہنچے معاً ہی مغرب سے پہنچے۔ تو وہاں بھی اسکی حاضری ضروری ہے۔

AsliAhleSunnet.com

کے اغراض و مقاصد کو طے فرما دیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ ماتحت انجمنوں کے مقاصد وہی ہوں۔ جو کانفرنس کے ہیں۔ اور ان کا کل انتظام کانفرنس سے ایسا وابستہ رہے۔ جیسے کٹھ پتلی بازیگر کے قبضۂ اختیار میں رہتی ہے۔

ان سب انجمنوں اور خود کانفرنس کو حامی سنت ماحی بدعت اخبار اہلحدیث سے کیا تعلق ہوگا۔ اس میں آگے چلکر یہ تفصیل بیان کرونگا۔ انشاء اللہ اور خدا کرے میرے بیان کرنے سے پہلے ہی کانفرنس کی مجلس شوریٰ خصوصاً مولانا فاضل امرتسری اور میر عبدالسلام صاحبان اور عموماً تمام انجمنہا ماتحت کے اراکین بیان کردیں [سلسلہ ۵۲]

اب میں اس مضمون کو ختم کرکے اتنا اور کہدیتا ہوں۔ کہ انجمنہا ماتحت کا تعلق کانفرنس سے قابل غور ہے۔ اور خصوصاً یہ بات کہ ماتحت انجمنوں کی آمدنی میں سے کانفرنس کے خزانہ میں کیا پہنچنا چاہئے؟ میرا خیال ہے کہ کم سے کم پانچواں حصہ امید کہ دیگر حضرات اپنی آراء مبارکہ سے ارشاد فرماویں گے

(محمد یوسف شمس تحصیلداری)

گذشتہ تین سو سال کی تاریخ جنگ

گذشتہ تین صدیوں میں یعنے ۱۶۱۸ء سے ۱۹۱۴ء تک

دنیا بھر میں ایک ہزار سات سو دو جنگیں وقوع پذیر ہوئیں۔ ان سب میں سے دراز ترین معرکہ ترکی اور وینس (وینیس) کے مابین واقع ہوا تھا جو ۱۶۴۴ء سے ۱۶۶۹ء تک جاری رہا اور جس کے شعلے پورے پچیس سال تک مشتعل رہے۔ اس کے مقابلے میں کوتاہ ترین جنگ شارل البرٹ نے آسٹریا کے خلاف بپا کی تھی جس کی مدت قیام صرف چھ روز تھی۔ ان تین صدیوں کے عرصہ میں جس حکومت کو سب سے زیادہ محاربات کا سامنا رہا ہے۔ وہ جمہوریہ فرانس ہے۔ اس نے اس عرصہ میں ایک ہزار ستر بار جنگ کی ہے۔ جس میں سے پانچ سو ستر دفعہ اسے فتح حاصل ہوئی تھی۔ اور چار سو نوے دفعہ مغلوب ہونا پڑا زمانہ مذکور کے جملہ محاربات میں سے معرکہ ہائے فرانس کو ۲۴ فی صدی معرکہ ہائے آسٹریا کو ۴ ۴ فی صدی۔ محاربات انگلستان کو ۲۰ فی صدی محاربات روس کو ۱۹ فی صدی جنگہائے جرمنی کو ۱۰ فی صدی۔ جنگہائے ہسپانیہ کو ۶ فی صدی اور معرکہ ہائے دولت عثمانیہ کو ۱۲ فی صدی کی نسبت حاصل ہے۔ جرمنی وانگلستان سو میں سے ۶۵ دفعہ مظفر و منصور اور ۴۵ دفعہ مغلوب ہوئے ہیں فرانس کو سنہ ۱۶۰۰ء سے آج تک مختلف اوقات میں پندرہ سلطنتوں سے جنگ کرنی پڑی ہے۔ اور تنہا آسٹریا کے برخلاف وہ دو سو بیاسی دفعہ معرکہ آرا ہوئی ہے۔ انگلستان فرانس کے خلاف لڑنے میں ایک سو بیس مرتبہ ناکام رہا ہے۔ اور ایک سو پچپن دفعہ اس پر غالب آیا ہے۔ فرانس نے ہسپانیہ سے جو معرکے کئے ہیں ان میں اسے ایکسو نوے دفعہ فتح اور ۴۵ دفعہ شکست ہوئی ہے۔ ڈھائی سو سال سے قطع نظر اگر صرف گذشتہ پچاس سال کی تاریخ پر نظر کی جائے۔ تو چودہ محاربات ایسے دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں یورپین افواج کو سینہ سپر ہونا پڑا ہے۔ ان میں سے پہلا معرکہ سنہ ۱۸۷۷ء میں ترکی و روس کے درمیان واقع ہوا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۸۸۱ء میں فرانس نے تونس پر سنہ ۱۸۸۵ء میں چین پر اور سنہ ۱۸۹۵ء میں مڈغاسکر پر حملہ کیا۔ سنہ ۱۸۹۶ء میں ترکی اور یونان کی جنگ ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۷ء میں اٹلی و الی سینیا (حبش) کے مابین لڑائی ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۸ء میں امریکہ و ہسپانیہ کے مابین معرکہ ہوا۔ سنہ ۱۸۹۹ء میں انگلستان کو ٹرانسوال سے لڑنا پڑا۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں چین میں بوکسروں کی سرکوبی کے لئے دول یورپ نے اپنے لشکر بھیجے۔ سنہ ۱۹۰۵ء میں روس و جاپان کا مشہور معرکہ ہوا۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں فرانس نے فاس (مراکو) پر چڑھائی کی۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں ہسپانوی افواج فاس پر چڑھ دوڑیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں ترکی و اٹلی کی جنگ ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۲ء میں جنگ بلقان چھڑ گئی اور اب یعنے سنہ ۱۹۱۴ء میں قریباً تمام دول یورپ کے درمیان ایسی خطرناک جنگ کا آغاز ہوا ہے جسکا انجام یقیناً سخت انقلاب انگیز ہوگا۔ (وکیل)

ملک اودھ کی دینی حالت

پیارے ناظرین! السلام علیکم۔ ضلع رائے بریلی سے تو غالباً آپ لوگ واقف ہونگے۔ اس ضلع میں ایک بہت پرانا قصبہ جائس کے نام سے مشہور ہے اس میں ہر قوم آباد ہیں۔ خاصکر مسلمان زیادہ۔ سادات تو علی العموم اہل تشیع کا مذہب رکھتے ہیں باقی سنی حنفی المذہب۔ اون میں بھی دو گروہ چند افراد تو دیوبندی علماء کے معتقد باقی رضانیہ پارٹی کے ہم خیال ہیں۔ یہاں درس تدریس کا بھی اکثر شغل رہتا ہے۔ علاوہ اور تعلیم کے بچوں کو پہلے قرآن شریف حفظ کرایا جاتا ہے۔ حافظ قرآن یہاں کثرت سے ہیں۔ ہر گلی کوچے میں میلاد شریف کا چرچا رہتا ہے۔ یہاں کی عورتیں بھی بڑے ساز و سامان سے محفل میلاد کرتی ہیں۔ سال میں ایکمرتبہ رجب کی ستائیسویں تاریخ کو ایک جلسہ رجبی شریف کا بھی بڑے دھوم دھام سے منعقد کیا جاتا ہے۔ بیرونجات سے بڑے بڑے شاہ صاحبان جبہ پوش۔ صوفی مشرب تشریف لاکر شرکت کرتے ہیں۔ اس جلسہ میں وہابیوں کی خوب ہی درگت کی جاتی ہے۔ یہ جلسہ ایک جوان العمر بزرگ شاہ صاحب کے اہتمام سے ہوتا ہے۔ جو اکثر یہاں تشریف لایا کرتے ہیں۔ تین ثلث سے زیادہ قصبہ کے لوگ آپ کے مرید ہیں۔ آپ کا تصرف نہایت بڑھا چڑھا ہوا ہے۔ اکثر لڑکی و جوان عورتیں بھی آپ سے فیض حاصل کرتی ہیں ایک صفت آپ میں یہ بھی ہے۔ کہ آپ وہابیوں کی خوب ہی شناخت کرتے ہیں۔ خدانخواستہ اگر کوئی وہابی شامت اعمال سے آپ کی مجلس مبارک میں کہیں شریک ہو گیا۔ تو فوراً سے پیشتر بدبو سے پہچان لیتے ہیں۔ آپ جناب شاہ حاجی وارث علی صاحب دیوا شریف ضلع بارہ بنکی کے خادموں سے ہیں۔ آپ کا نام نامی و اسم گرامی جناب مولانا شاہ محمد شفیع صاحب ہے۔ آپ کے کمالات کے تمام اہل قصبہ معترف ہیں۔ ادنےٰ درجہ کا کمال یہ ہے۔ کہ آپ کو بزرگوں کے مزاروں سے بشارت ہوا کرتی ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ قصبہ کے لوگوں سے

AsliAhleSunnet.com

رخصت ہو کر وطن کی جانب مراجعت فرمانے گئے۔ تمام مریدین متابعت کی غرض سے آپ کے ہمراہ تھے قصبہ کے باہر آپ ایک مزار شریف پر فاتحہ پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ فاتحہ خوانی کی حالت میں آپ کو مزار شریف سے وطن جانے کی ممانعت ہوگئی لہذا مجبوراً آپ واپس آئے۔ اوس کے دوسرے روز آپ کے خدا موں سے ایک خادم کو خواب میں الہام ہوا۔ کہ کوئی بزرگ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جناب شاہ صاحب کے ذریعہ سے قصبہ کے لوگوں کو خوب ہی ہدایت ہوئی ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دنوں میں آپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ مدتوں سے ایک قبر بالکل زمین دوز ہو گئی تھی۔ جسکا نشان تک نہیں معلوم ہوتا تھا۔ اور اہل قصبہ کو بھی اوس قبر کا پورا علم نہ تھا۔ آپکو کشف کے زور سے معلوم ہو گیا کہ یہ فلاں بزرگ کا مزار ہے۔ لہذا آپ کی ہدایت کی وجہ سے اب اوس پر بھی چادریں چڑھنے لگیں قصبہ ہذا میں جناب کی ہدایت کا ایسا سلسلہ جاری ہو اور ہر خورد وکلاں آپ پر ایسا گرویدہ ہو رہا ہے کہ کیا مجال۔ آپکے خلاف دوسرے مولویوں کی تقریر ا سنیں۔ آپ دو چار مہینے مسلسل یہاں قیام فرما کر مریدوں کے عقائد کی اصلاح کرتے ہیں۔ آپ کی اصلاح زیادہ تر وہابیوں سے نفرت دلانے کی رہتی ہے۔ غرضیکہ آپ میں بڑے بڑے اوصاف اور کمالات ہیں۔ جس کے بیان سے زبان عاجز اور قلم قاصر ہے۔ ناظرین گھبرائے نہیں۔ آگے چلکر کچھ اس سے بھی لطف کی باتیں سناتا ہوں۔ قصبہ ہذا کے اردگرد بزرگوں کے بڑے بڑے مزارات ہیں۔ تین قبریں نو گز کی لمبی دو اندرون قصبہ اور ایک قصبہ کے باہر برلب سڑک واقع ہے۔ اس سے آگے جنوب جانب کچھ دور کے فاصلے پر متصل عیدگاہ ایک پختہ خانقاہ جس کی چاردیواری بھی پختہ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے۔ اوس کے اندر ایک قبہ ہے جس کے دروازے پر ایک پنجہ بنا ہوا ہے۔ اور خانقاہ کے اندر چند درختان بہت پرانے املی و نیب کے واقع ہیں یہ خانقاہ جناب حضرت مخدوم صاحب کچھوچھوی کی

درگاہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس درگاہ کے مجاور بڑے ہوشیار لوگ ہیں۔ اور ایک پرانے علاجی روضہ کے خادم ہیں۔ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے دسویں تک یہاں برابر میلہ رہتا ہے۔ خانقاہ کے اندر دونوں وقت برابر عدالت لگتی ہے۔ آسیب زدہ عورتیں اکثر علاجات میں حاضر ہوتی ہیں۔ اور نہایت ادب اور خشوع کے ساتھ قبہ کی طرف ہاتھ باندھکر دو زانو ہو بیٹھتی ہیں جس کے سر پر جن بھوت ہوتا ہے۔ قبہ کی برکت سے خود بخود چل جاتا ہے۔ اگر شاید کسی عورت نے انکار کیا۔ کہ میں نہ طلبونگی۔ تو مجاور لوگ طمانچوں سے اس کا مونہہ لال کر دیتے ہیں۔ اور علاجی تو کمال ہٹلٹ کے سونٹے سے خوب ہی مرمت کرتے ہیں۔ خانقاہ کے اندر ایک چھوٹا سا حوض بنا ہوا ہے آٹھویں یا نویں تاریخ کو خود بخود اوس میں پانی ابل آتا ہے۔ اوسکا پانی زائرین کو تبرکاً تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ مگر خاص خاص لوگوں کو۔ عام کو نہیں۔ لوگ اوس پانی کو آب زمزم سے بھی زیادہ متبرک سمجھ کر سر اور آنکھوں سے لگاتے ہیں۔ سنا جاتا ہے۔ کہ کچھوچھے شریف کے روضہ میں ایک نیب کے جا درخت ہے یہ وہاں کیا ہے۔ اور یہاں نیب کے درخت سے ٹپکتا ہے سہ

کچھوچھے میں پہرہ بر ملا ہے
وہاں بھولا یہاں آکر پہلا ہے

تعزیہ داری میں بھی یہ قصبہ شہرہ آفاق ہے۔ اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ دور دور کے لوگ محرم میں تعزیہ یہاں تعزیہ دیکھنے کو آیا کرتے ہیں۔ شیعہ سنی دونوں فریق یہاں تعزیہ دار ہیں۔ جیٹھ کے مہینے میں ایک اور بھی میلہ غازی میاں کے تخت کا لگتا ہے۔ یہ وہ میلہ ہے۔ جس روز غازی میاں شادی کے بعد خلوت فرماتے ہیں۔ نعوذ باللہ من سوء الفہم۔

ناظرین یہ حالت تو قصبہ کے مسلمانوں کی ہے۔ اور قرب وجوار کے مسلمانوں کا خدا ہی نگہبان ہے۔ وہ بیچارے تو غازی میاں کی کندوری اور شیخ سدو کا بکرا اور ٹھیلے کے مرغے کی سواری۔ دوسری عبادت جانتے ہی نہیں۔ غرضیکہ اودھ کے مسلمانوں کی نہایت ناگفتہ بہ حالت ہو رہی ہے۔ اور ہوتی جاتی ہے۔

اب میں نہایت حسرت اور افسوس کے ساتھ اپنے ناظرین باتمکین کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔ کہ کیا ہمارے علمائے کرام خصوصاً کانفرنس کے واعظین کا فرض نہیں ہے کہ دوایک مرتبہ اس ظلمت نگر کی طرف بھی دورہ کر کے توحید وسنت کی چمکتی ہوئی تلوار آبدار کی دہار سے ایک ہی وار میں شرک وضلالت کے پودے قلعے کو مسمار کر بھولے بھالے مسلمانوں کو ضلالت کے گڑھے سے نکالیں۔ قبل اس کے خاکسار نے کئی مرتبہ ذریعہ اخبار اہلحدیث جناب مولانا اڈیٹر صاحب فاضل امرتسری مدظلہ اللہ تعالےٰ کی خدمت بابرکت میں اپنی فریاد کو پہنچایا تھا۔ لیکن کچھ توجہ نہ ہوئی اس مرتبہ بھی اپنی فریاد کو پہنچاتا ہوں۔ کیا ہمارے مولانا شیر اسلام قاطع شرک وبدعات کچھ توجہ فرماوینگے۔ دیدہ باید۔ خاکسار احقر العباد عبدالصمد خان

امیرانپوری ضلع سلطانپور

× یہ شاہ صاحب اگر وہی ہیں جو گیروے کپڑے پہنتے اور سر ننگا رکھتے ہیں۔ تو ان شاہ صاحب کو میں جانتا ہوں۔ آپ خوش شکل خوش لباس رہتے ہیں۔ اور اصلی اٹاوہ کے باشندے ہیں۔ میرے سامنے کو ہمیشہ توحید وسنت کی تائید اور ہر قسم کی بدعتی اور شرکی رسوم کی تردید کیا کرتے ہیں۔ دہلی میں ہمارے مکرم دوست مولوی محمد حسین صاحب سوداگر کوٹلہ کے ہاں ہفتہ وار وعظ کی مجلس ہوتی ہے۔ اوس میں بھی آپ کا وقت ہوتا ہے۔ اور خوب توحید وسنت بیان کیا کرتے ہیں غرض اچھے اچھے مشہور اہلحدیثوں سے خصوصاً اس خاکسار سے شاہ صاحب کو بہت محبت ہے اس لئے تردد ہے۔ کہ یہ واقعات جو آپنے لکھے ہیں ان شاہ صاحب کے متعلق نہ ہونگے۔ شاہ محمد شفیع صاحب کی نظر سے یہ اہلحدیث کہیں گذرے۔ تو مناسب ہے شاہ صاحب اس کے متعلق خود ہی جواب باصواب

AsliAhleSunnet.com

تکفیر کے فتوے

ہمارے علماء و فضلاء - اہل فقہ و محدثین کو قرآن مجید پر تدبر کی بڑی ضرورت ہے. خدا تعالےٰ نے تمام انسانی اقوال کو خواہ وہ انبیاء کے ہوں خواہ اوصیاء کے اور تمام اجتہادات کو بمقابلہ وحی کے رد فرما دیا ہے - اور صرف عمل بالوحی کی ہدایت فرمائی ہے. اور ارشاد ہے. هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون ترجمہ - یہ ہماری کتاب صداقت کے ساتھ بولتی ہے (جو کچھ پوچھنا ہو - اسی سے پوچھو) اور ہم ان اقوال انسانی کو رد کرتے ہیں. جن پر تم عمل کرتے ہو - سبحان اللہ - خدا نے اپنی پاک کتاب کو ناطق قرار دیا ہے. یعنے یہ (ہر وقت قیامت تک) تمہاری ہر بات ہر مسئلہ کا کافی و شافی جواب دینے کیلئے تیار ہے. پس قرآن سے بڑھکر کون مفتی اور مجیب ہو سکتا ہے.

صاحبو - غور کرو. اس وقت کوئی رسول ہم میں زندہ موجود نہیں . اور ارشاد ہے انك لا تسمع الموتىٰ الآیہ - اے رسول سلام علیہ تو مردوں کو کچھ نہیں سنا سکتا - اور ارشاد ہے ما انت بمسمع من في القبور الآیہ یعنے تو مردوں کو قبروں میں سنانے والا نہیں. مگر کتاب (قرآن) ازلی ابدی حی و قائم - رسولوں کا رہنما اور مرشد . قیامت تک زندہ اور ناطق ہے. پس اسکو چھوڑ کر مردوں سے اپنے ضروری دین و دنیا کے مسائل پوچھنا یا ان کے اقوال پر جن میں اختلافات بھرے ہیں - اور انکو کوئی مانتا ہے کوئی نہیں مانتا - اور اکثر انسانی اقوال میں کفر و اسلام تک کا خود مختلف فرقوں کے نزدیک فرق ہے انکو واجب العمل قرار دینا بد قسمتی - بوالہوسی اور ہوائے نفسی ہے. اگر مسلمان صرف اس زندہ رسول کو پیشوا مانیں - تو آج ہی جنگ ہفتاد و دو ملت کا دنیا سے مونہہ کالا ہو جائے . اور سب متحد و متفق ہو کر یکجان کر دو قالب بن جائیں کیونکہ اختلاف انسانی اقوال نے ڈالا ہے . نہ کہ معاذ اللہ قرآن کریم نے. قرآن میں تو یہ حکم ہے. وَ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ (اللہ والے بن جاؤ)

کیا واقعی ہمارے ملاؤں میں یہ طاقت ہے کہ حجروں میں بیٹھکر اپنی لال کتاب سے مسلمانوں کی تکفیر کر سکتے ہیں. یعنے جسے چاہیں. کافر بنا سکتے ہیں. یا مومن. یہ تو خدائی طاقت ہے. پڑھو ومن يهد الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له (یعنے جسکو خدا ہدایت کرے. اس کا کوئی گمراہ کرنے والا نہیں. اور جسکو گمراہ کرے اسکا کوئی ہادی نہیں) ایسی قدرت و طاقت کے استعمال پر ہم اپنے متبرک یا منکبر علماء کو مبارک باد دیتے اور تحسین کرتے ہیں.

مسلمانوں کو کافر بنانے والے پہلے خود کو تو کفر کے دائرے سے نکال کر مومن بنائیں - اگر تکفیر کے مفتی مقلدین سے ہیں. تو علماء غیر مقلدین (اہلحدیث) سے اپنی نسبت فتوے لیں. کہ وہ مقلدین کو کیا سمجھتے ہیں. اہلحدیث کی کتابیں - رسالے اور فتوے دیکھیں - جن میں تقلید کو نہ صرف بدعت بلکہ کفر قرار دیا ہے . اور قرآن مجید سے اس کے ثبوت میں یہ آیہ پیش کرتے ہیں اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ترجمہ - بنا لیا انہوں نے (کافروں نے) اپنے بزرگوں اور راہبوں کو خدائے واحد کے مقابلے میں خدا - اور اگر تکفیر کے مفتی اہلحدیث ہیں. تو وہ غور کریں. کہ اہلقرآن انکو کیا سمجھتے ہیں. وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں. وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ - یعنے جو لوگ ما انزل اللہ (قرآن) کے سوا کسی انسانی کتاب یا اقوال کے موافق حکم لگاتے ہیں. کافر ہیں. جب مبتدا اور خبر معرفہ ہوتے ہیں. اور پھر ضمیر فصل ہوتی ہے. تو حصر درحصر مستفاد ہوتا ہے. یعنے بڑے کافر یہی لوگ ہیں. جو دو جرموں کے مرتکب ہوتے ہیں اول تو قرآن کو رد کرتے ہیں. پھر اس کی جگہ انسانی کتابوں پر عمل کرتے ہیں. ان سے بڑھکر کون کافر ہوگا. پڑھو. اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ترجمہ - جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں. (عمل نہ کرنا جھٹلانا بلکہ رد کر دینا ہے) یہی لوگ ناری ہیں ہمیشہ نار میں رہیں گے

یہی حالت باہم شیعہ - سنی - احمدی غیر احمدی. (مرزائی غیر مرزائی) کی ہے. کہ ہر فریق دوسرے فریق کو کافر مطلق سمجھتا ہے - الغرض جدہر دیکھو اسلام میں کافر ہی کافر نظر آئیں گے

ہیں کعبہ میں سب اپنے ہی یاران بد شناس
وہ کون ہے جو بادۂ دیر مغاں نہیں

قرآن میں تو کسی کو کافر بنانے کا حکم کیوں ہونے لگا - اس میں تو یہ حکم ہے. لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا یعنے جو شخص تمہیں سلام کرے - اسے یہ نہ کہو - کہ تو مومن نہیں؟

حدیث میں بھی تکفیر کی سخت ممانعت ہے. پڑھو من استقبل قبلتنا وصلے صلوٰتنا واکل ذبیحتنا فلا تکفروہ بذنب الحدیث ترجمہ جس نے ہمارے قبلہ کی طرف مونہہ کیا جس نے ہمارے جیسی نماز پڑھی جس نے ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھایا - اسکو کسی گناہ کی وجہ سے کافر بناؤ (گ) گناہ کی قید ہے - اس سے ثابت ہے. کہ کسی بے گناہ کو کافر بنانا تو بڑا ہی ظلم اور قرآن و حدیث کی نافرمانی بلکہ خود کو کافر بنانا ہے - نیز حدیث میں ہے. من قال لا اله الا الله دخل الجنة جس نے (صدق دل سے) ایک بار کلمہ توحید پڑھا. جنت میں داخل ہو گیا - اسلام میں تو یہاں تک رفاہ اور آسانی اور علماء اسلام کا یہ تشدد کہ تکفیر کی بھاجی بٹ رہی ہے متعصب علماء نے اسلام کو اس قابل نہ رکھا. کہ کوئی غیر مذہب والا اس کے احاطے میں داخل ہو سکے جب ایک گروہ دوسرے گروہ کو کافر بنا رہا ہے تو اجنبی آدمی حیران ہو گا. کہ میں کس گروہ کا

AsliAhleSunnet.com

قبول کردن - یہاں تو کافر ہی کافر بھرے ہیں
اور ایک اسلام کے ۷۲ اسلام ہیں
فاعتبروا یا اولی الابصار
ملخص از - عارف پھلواری -

خیر الامور اوسطہا

ناظرین باتمکین - اسوقت دنیا میں تین ہی قسم کے مذہب پائے جاتے ہیں - ایک مذہب کے پیرو تارک الدنیا کہلایا جانا پسند کرتے ہیں - وہ اپنی نظر میں دنیا کی ہر ایک چیز کو حقارت سے دیکھتے ہیں - یہاں تک کہ ترک اللذات اپنا معیار اخلاق سمجھتے ہیں - دوسرے مذہب کے فدائی مقولہ کھاؤ - پیو - اور چین اڑاؤ کی تقلید کر رہے ہیں - ایسے لوگ آخرت کو بالکل خیرباد کہہ بیٹھے ہیں - بلکہ اپنے افعال سے عملاً انکار خدا کرتے ہیں - اہل نظر تو ان لوگوں کا ذکر زمرۂ حیوانات میں کرنا پسند کرتے ہیں - اور یہ ہے بھی درست کیونکہ یہ لوگ عقل کو جو کہ خداوند کریم نے انسان کی رہنمائی کے واسطے عطا کی ہے معطل اور بیکار کر دیتے ہیں - صرف یہی وجہ ہے - کہ ان کے اعمال میں روحانیت کی بو تک نہیں آتی - ہم کو ان دونوں سے کچھ بحث نہیں - بلکہ صرف یہ دکھانا مدنظر ہے - کہ انسان جامۂ تہذیب و انسانیت میں رہ کر دنیا میں کسطرح آرام سے زندگی بسر کر سکتا ہے - جب ہم تیسری طرف نظر دوڑاتے ہیں - تو معلوم ہوتا ہے - کہ اس مذہب کا معیار اخلاق کھاؤ - پیو - لیکن حد سے مت گذرو (کلوا واشربوا ولا تسرفوا) ہے -

ناظرین - یہ سنہرا اصول ہے - جس کی تعلیم تمام عالم اور مسلمانوں پر عقلاً و مذہباً فرض کی گئی ہے - رسول اکرم (فداہ ابی و امی) نے ان دونوں مذاہب کے اصول کا نہایت عمدہ فصیح زبان وحی ترجمان سے فرما کر دنیا کو سبق اعتدال سکھا دیا - (صلی اللہ علیہ وسلم) ناظرین وہ کیا مبارک زمانہ تھا جبکہ ہم اپنے ہر ایک کام کو خیر الامور اوسطہا کے پاک ارشاد کے ماتحت انجام دیا کرتے تھے -

افسوس - صد افسوس - جب سے ہم نے میانہ روی کو چھوڑ دیا ہے بے اعتدالیوں کے خوفناک پنجے میں پھنسکر ذلت و ادبار کا شکار ہو رہے ہیں -

جب ہم افعال قبیحہ اور مراسم مذمومہ کا رواج و ارتکاب مسلمانوں میں دیکھتے ہیں - تو بعد غور کرنے کے ایک سرد آہ کے ساتھ یہی کہنا پڑتا ہے - کہ بدنام کنندہ غربت عزا اور مخالف دین متین ہم خود ہی ہیں - آہ! اسلام - ہاں خدا کا پسندیدہ اور برگزیدہ دین اسلام تو ہم کو اعتدال کے ساتھ کام کرنے کی اجازت دیتا ہے لیکن وائے برحال ما - کہ ہم کھلم کھلا مخالفت پر کمربستہ ہیں - اور اس کا خمیازہ افلاس اور ذلت کی صورت میں اٹھا رہے ہیں

مسلمانو! خدارا غور کرو - اور شرماؤ - کیا اسلام کی تعمیل پر عمل کرنا اسی کا نام ہے - ورنہ یاد رکھنا کہ یستبدل قوماً غیرکم کی وعید آپ کے اوپر چسپاں ہوگی - وما علینا الا البلاغ

(خادم المسلمین محمد بخش الدین اسلام نگری)

قادیانی مشن

الفضل قادیان کے چند پرچے ہماری نظر سے گذرے جن میں اس معزز ہمعصر نے موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ترکوں کے افعال و اعمال پر صاحبزادہ بشیر الدین محمود اور ان کے بزرگ عالی مقدار کی الہامی زبان سے نکتہ چینی کی ہے ہمعصر مذکور کا جو دعوئے اسلامی ہمدردی کا ہے - اس سے ہم ناواقف نہیں ہیں - قادیانی فرقوں کے جو مقصود و مقالاً ظاہر کئے جاتے ہیں - انکی نسبت اعتراض کرنے کا نہ موقع ہے - اور نہ ہمارے دائرہ بحث میں یہ بات داخل ہے - لیکن ایک اسلامی آرگن کو باوجود اپنے مخصوص خیالات رکھنے کے یہ امر بھی مدنظر رہنا چاہئے - کہ طریقہ بیان تہذیب سے دور نہ ہو - اور اس کا طرز تحریر کم سے کم مذہب کو تکلیف دینے والا نہ ہو وہ صاحبان انبیاء جانتے آپکو کلمہ شہادتین کا قائل سمجھتے ہیں - اور ساتھ ہی ایک اسلامی سلطنت کے فنا ہونے کے خیال پر خوشی کے نقارے بجاتے ہیں ہمارے نزدیک کسی طرح معافی کے مستحق نہیں ہیں - بلکہ یہ اخبار نویس یا ان کے دوسرے برادر جو اخبار پاینیر وغیرہ میں خط لکھکر مقامات مقدسہ سے اسلامی حکومت اٹھ جانے پر اظہار طمانیت کرتے ہیں - بجائے ہمارے دل میں ناراضی کے جذبات پیدا کرنے کے ایک حقارت آمیز سکوت کے مستحق ہیں - بدقسمتی سے اسلام کی تاریخ ایسے انسان صورت حیوانوں اور دین فروش مسلمانوں سے خالی نہیں رہی ہے - خصوصاً ان ایام محرم میں اس کیلئے توضیح و نشان کی ضرورت نہیں ہے

یک حسینے نیست تا گردد شہید
ورنہ بسیار اند در عالم یزید

ہماری وفاداری اور اعتدال پسندی کسی شہرت کی محتاج نہیں ہے جس زمانہ میں لوگ بیکار شور و شغب کرتے تھے - اسوقت بھی ہم نے انکو روکا ہے! اور ہم نے چند روزہ ہردلعزیزی کی کبھی پرواہ نہیں کی باوجود کہ بعض لوگ بالمقابل فرضی اور دلکش خوشنما آوازیں بلند کر رہے ہیں - ہمکو پورا یقین ہے کہ برطانیہ عظمیٰ ان کے دھوکے میں نہیں آسکتی مگر ہم کو اندیشہ ہے - کہ کہیں ان تحریروں سے عام مسلمانوں پر الٹا اثر نہ ہو اور گورنمنٹ اپنی مہربانی سے مسلمانوں کی تسکین و تشفی کی جو کوشش کر رہی ہے ایسے چند خود نما اور خود فروش لوگوں کی تحریر و تقریر سے اسکا اثر باطل نہ ہو جائے - جذبات کا ایک خاص فلسفہ ہوتا ہے - کہ ایک حد تک وہ قابو میں کئے جا سکتے ہیں لیکن اگر ان کو زیادہ دبایا جاوے تو وہ الٹے برانگیختہ ہو جاتے ہیں

۱۷ - نومبر کے الفضل میں ترکی حکومت کے خاتمہ کے عنوان سے ہمعصر الفضل نے جو کچھ اطمینان ظاہر کیا ہے - ہم اسکو قادیانی فرقہ کے جذبات کا آئینہ سمجھتے ہیں - لیکن ان حالات میں محض آرزو عمل کے قائم مقام نہیں ہو جاتی - اگر یہ بات صحیح ہے - کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے تین لاکھ معتقد ہیں - تو ان میں سے بچوں اور عورتوں کو نکال کر ایک لاکھ بالغ اور قابل مرد رہ جائیں گے - اگر ان میں سے پچاس ہزار بوجہ بیماری یا پیری یا زیادہ عبادت و ریاضت کے جنگ پر جانے کے قابل نہ ہوں - تب بھی پچاس ہزار قابل جنگ والنٹیر نکل سکتے ہیں پھر اگر خاتمہ جنگ تک پچیس ہزار آدمی اور معاف کر دئے جاویں - تب بھی اسی قدر

(منقول از عصر جدید میرٹھ)

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

تصحیح - ۲۰ - ذی الحجہ کے پرچہ میں بجواب ۱۱۳ والدہ کا حصہ چھٹا ہے۔

س نمبر ۳۸ - یہود و نصاریٰ - و مجوس - و ہنود وغیرہم کفرہ کی وہ دعوتیں مسلمان کو قبول کرنی جن کا انکے مذہب سے کچھ تعلق نہ ہو - صرف اتحادی اور شوقیہ معاملہ ہو - تو شرعاً روا ہے یا نہیں ؟ اور ان لوگوں کے گھر کا کھانا کھانا اور پانی پینا اہل اسلام کو مباح ہے یا حرام ؟ (سائل انا لاوٹی)

ج نمبر ۳۸ - جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی دعوت قبول فرمائی تھی۔

س نمبر ۳۹ - جو مسلمان کپڑا چرم بافی خشت بزی روغن فروشی - چونہ سازی - معماری - نان بزی اور سبزی فروشی - وغیرہ پیشے کرکے قوت بسری کرتے ہیں - انکو حقیر اور ذلیل سمجھا جاتا ہے - اور ان کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کیا جاتا ہے پس یہ معاملہ از روئے شرع شریف کیسا سمجھا جاویگا ؟ (ر ر ر)

ج نمبر ۳۹ - یہ جہالت اور رسم کفری ہے مسلمان کو ایسے خیالات کو پاس بھی نہ آنے دینا چاہئے۔

س نمبر ۴۰ - مسلمان کو مثل نصاریٰ کے میز کرسی لگاکر بیٹھنا اور میز کرسی کے ذریعہ سے کھانا کھانا اور لکھنا پڑھنا روا ہے یا ممنوع ؟ - اور نیز اہل اسلام کو گوشت خوری فرض ہے یا واجب ہے یا طبیعت کی رغبت پر منحصر ہے - (ر ر ر)

ج نمبر ۴۰ - میز کرسی پر بیٹھنا - اور لکھنا تو بلا خلاف جائز ہے - کرسی پر بیٹھکر کھانا بھی جائز ہے - گو سنت یہ ہے - کہ زمین پر بیٹھکر کھائے - مسلمانوں کو گوشت خوری فرض واجب نہیں - ہاں جائز ہے - طبیعت نہ چاہے تو نہ کھائے۔

س نمبر ۴۱ - ایک محلہ میں ایک ہی مسجد تھی - اور محلہ کے جمیع موحدین اسی مسجد میں نماز پڑھتے تھے - اتفاق سے انہی موحدوں کا ایک بیٹا سود کا کاروبار کرنے لگا - اور ایک بدعتی کے ساتھ کاروبار شروع کردیا - بعد اس کے وہاں کے سردار نے روکا - کہ یہ کاروبار اچھا نہیں - چھوڑ دو - تب ان لوگوں نے کہا - کہ اچھا ہم توبہ کرتے ہیں یہ کام نہیں کرینگے - اور بہت منت کی - مگر مولوی صاحب نے جو وہاں کے پیر اور سردار تھے - توبہ نہ کرائی - بلکہ جھڑک کر کہا - کہ مسجد سے چلا جا - بعد اس کے سردار مذکور نے ان لوگوں کا کھانا پینا شادی بیاہ بند کردیا پھر وہ لوگ چند آدمی اور ملکر ایک مسجد علیحدہ قائم کی اس میں پنج وقتی نماز اور جمعہ پڑھتے رہے - ایک مدت تک - اب جو سردار وہاں کا ہے - کہتا ہے - کہ تم لوگ توبہ کرکے ایک ہی مسجد میں یعنے مسجد قدیمی میں نماز پڑھو - تو وہ لوگ کہتے ہیں - کہ اچھا نماز جمعہ قدیمی مسجد میں پڑھیں گے - اور اس مسجد جدید میں وقتیہ پڑھیں گے - مگر سردار کہتا ہے - کہ نہیں اس مسجد کو ایک دم توڑ دو تو اس مسجد جدید میں وقتیہ نماز ہوگی یا نہیں - اور دونوں مسجدوں کے درمیان بہت کم فاصلہ ہے یعنے تخمیناً دو سو ہاتھ کا - اور سردار صاحب کا توبہ نہ کرانا خطا ہے یا نہیں

(حاجی عبدالرؤف گوراباز ار مرشدآباد)

س نمبر ۴۲ - ایک محلہ میں ایک ہی مسجد موحدوں کی تھی - اور سب لوگ اسی میں نماز وقتیہ اور جمعہ پڑھتے تھے - اتفاق سے کسی دنیاوی امور میں فتنہ فساد کرکے ایک مسجد اور قائم کیا - اور چند لوگ اس میں نماز وقتیہ اور جمعہ قائم کیا - اور کھانا پینا شادی بیاہ سب باہم بند رہا - عرصہ تک - پھر طرفین میں اتفاق ہوا - شادی بیاہ سب طرفین میں ہونے لگا - مگر جمعہ دونوں مسجد میں پڑھتے ہیں اور فرق دونوں مسجدوں میں چالیس ہاتھ کے اندازہ کا ہوگا تو سوال یہ ہے - کہ دونوں مسجد میں نماز جمعہ ہوتی ہے یا نہیں - درصورت نہ ہونے کے کس میں ہوگی کس میں نہ - (ر ر ر)

س نمبر ۴۳ - جماعت موحدین کی اگر کسی فعل غیر مشروع کی وجہ سے فعل حقہ نوشی چرٹ نوشی یا دھوتی پہننے میں پیچھے کو دھوتی لگانا اور تہ بند نہ پہننا - اسی طرح سے کسی مسئلہ فروعی کے اختلاف کی وجہ سے باہم اختلاف کرکے جمعہ اور نماز علیحدہ علیحدہ ایک ہی محلہ میں قائم کرنا کیسا ہے ؟

ج نمبر ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - تینوں سوالوں کا مطلب ایک ہی ہے - اور بنگالہ کے دیہات میں ایسے واقعات بکثرت ہوتے ہیں - جواب سب کا یہ ہے - کہ مسجد سب کی جگہ ہے - آپس کی رنجش کی وجہ سے نہ اسے چھوڑنا جائز ہے - نہ کوئی الگ مسجد بنانا درست ہے - اگر بنادیں گے - تو وہ شرعی مسجد نہ ہوگی - سرداروں کو چاہئے - کہ عدل و انصاف کریں - اور ماتحتوں کو چاہئے - کہ تابعداری کریں - (مرسلہ داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۴۴ - حدیث شریف میں وارد ہے - کہ لا یزنی الزانی وهو مومن - اور ایک مولوی صاحب نے وعظ میں فرمایا - کہ زانی کی دعا چالیس روز تک خدا قبول نہیں کرتا - اب سوال یہ ہے - کہ مذکورہ حدیث صحیح ہے - تو مطلب کیا ہے - اور مولوی صاحب کے فرمان کے مطابق معلوم ہوا - کہ جب چالیس روز تک دعا قبول نہیں ہوتی - تو اگر (خدانخواستہ) کوئی کسر زنا کر بیٹھے - تو دعا نہ مانگے کیونکہ جب معلوم ہے - کہ چالیس دن تک دعا قبول نہیں ہوتی - تو دعا ہی کیوں مانگی جاوے (ایک سائل)

ج نمبر ۴۴ - یہ حدیث (چالیس دن تک دعا قبول نہ ہونے والی) مجھے معلوم نہیں - والعلم عند اللہ - (۳۰ ہائی داخل غریب فنڈ)

س نمبر ۴۵ - پرچہ اہلحدیث مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۴ء کے صفحہ ۱۲ پر سوال ۱۵۶ و جواب ۱۵۶ کا یہ کس کتاب میں ہے - صاف حوالہ کتاب - صفحہ مع نام کے دیجئے تو بھی عین مہربانی ہوگی - (محمد یونس خریدار ۳۵۶۳)

ج نمبر ۴۵ - نیل الاوطار جلد اول صفحہ ۱۹۵

س نمبر ۴۶ - کیا وجہ ہے - کہ سؤر کا گوشت حرام ہوا - جواب تسلی بخش ہو - (ر ر ر)

ج نمبر ۴۶ - قرآن میں تو صرف اتنا آیا ہے فَإِنَّهُ رِجْسٌ وہ ناپاک ہے - حکماء اسلام نے کہا ہے - کہ اسکی تاثیر سے انسان بداخلاق ہو جاتا ہے -

س نمبر ۴۷ - دونوں جہان کو پیدا نہ کرنیکے پہلے خدا نور محمدی معلق اپنے نور سے رکھا تھا - تو وہ نور کہاں کہ پیدا ہوا تھا ؟ (ر ر ر)

ج نمبر ۴۷ - نور محمدی کی پیدائش والی روایات

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

کاغذ کی گرانی اس عنوان سے ایک نوٹ اہلحدیث مورخہ ۲۰۔ نومبر میں لکھا تھا۔ جس میں احباب کو توجہ دلائی تھی۔ کہ جنگ کی وجہ سے مصالح پریس خصوصاً کاغذ گراں ہو گیا ہے۔ بلکہ نایابی کا خطرہ ہے۔ اسی لئے کسی اخبار نے ضخامت کم کر دی ہے کسی نے قیمت بڑھا دی ہے۔ مگر اہلحدیث کیا کرے ایڈیٹر اپنے آپکو خاص معنے سے اخبار کا مالک نہیں سمجھتا بلکہ اصل مالک اس کے ناظرین اور بہی خواہان اہلحدیث ہیں۔ اس لئے وہ بتلا دیں۔ کہ قیمت بڑھائی جائے یا ضخامت کم کی جاوے۔ یہ بھی لکھا تھا۔ کہ میری رائے ہے۔ کہ بہی خواہان اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تاکہ یہی گرانی کی کسر نکل جائے۔ اس نوٹ کے جواب میں صرف دو تین خط آئے ہیں۔ جو بالاتفاق یہ لکھتے ہیں۔ کہ قیمت بڑھا دیجائے۔ امید ہے دیگر اصحاب بھی اپنی اپنی رائے سے اطلاع دیجئے۔ میں ابھی تک اپنی رائے پر ہوں۔ کہ بجائے قیمت بڑھانے کے احباب اس کی اشاعت پر توجہ کریں۔ تو بہت مفید ہے

جنازہ غائب پنجاب کے ایک بہت پرانے بزرگ مولوی حاجی عبدالرحیم صاحب ساکن قصبہ کُم ضلع لودہانہ کے انتقال کی خبر آئی ہے۔ مرحوم بڑے عابد۔ زاہد۔ متقی۔ پارسا۔ زمانہ کا سرد و گرم آزمودہ تھے۔

جناب حافظ عبدالہادی صاحب ایک پرانے عالم راولپنڈی میں مقیم تھے۔ مرحوم کے انتقال کی بھی خبر آئی ہے۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ دونوں بزرگوں کے حق میں دعاء مغفرت کریں۔ اور جنازہ غائب پڑہیں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

محمدیہ کمپنی کا سرمایہ فی روپیہ ۱۳/ تقسیم ہوا ہے ۳۰۔ نومبر کے بعد جنکو روپیہ دیا گیا۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے

حاجی محمد علی محمد فضل الرحمن مئو ناتھ بھنجن۔ بابو عبدالرحمن کرم دوت۔ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ دیبھولیو

خان محمد جیلپور۔ حکیم علی محمد۔ حافظ قادر بخش منشی عبداللہ جگیاں غلام فرید۔ حافظ عبدالمعبود مع متعلقین آرہ۔ مولوی عبدالتواب علیگڈھ۔

اور بھی جو صاحب چاہیں منگا لیں۔ بقایا کے وصول کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

تلاش دوا مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی کا بڑا صاحبزادہ مولوی حکیم عبدالجبار سلمہٗ عرصہ سے کھانسی و بخار میں مبتلا ہے حال میں اسکو قریباً آدھ سیر خون آیا ہے۔ حافظ صاحب ممدوح اطباء و ناظرین اہلحدیث کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ عزیز موصوف کے لئے کوئی دوا تجویز کریں۔

مخلص احباب خلوص سے دعا کریں۔ کہ خداوند تعالیٰ جناب حافظ صاحب کو اس ضعیفی میں ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رکھے۔ آمین

دوا دینے کو طیار ہوں اہلحدیث بحریہ ۸۔ محرم میں ایک صاحب خریدار اخبار اہلحدیث چک مزار ضلع شاہپور سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ناظرین اہلحدیث میرے مرض کا (جسمیں وہ عرصہ دراز سے مبتلا ہیں) مجرب و سہل نسخہ بتا دیں۔ تو میں شکریہ میں ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث کسی کے نام جاری کرا دونگا۔ آپ ان کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کسی سخت بدعتی کے نام اخبار جاری کرا دیں۔ تو میں نسخہ بھی اور تیار شدہ دوائی دینے کو تیار ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ سائل کو دوائی سے یقیناً فایدہ ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

افسوس ہے کہ ایسی مزمن اور خطرناک مرض (جسکو لاعلاج کہا جاتا ہے) کے عوض میں صرف ایک پرچہ جاری کرانے کا وعدہ فرماتے ہیں۔ جس کی قیمت صرف دس روپیہ سالانہ ہے۔ اگر وہ چار ایسے اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں۔ جنکو اہلحدیث سے سخت نفرت ہو۔ تو میں انکا شرطیہ علاج بلا کسی معاوضہ کے کرنے کو طیار ہوں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو خیر ایک ہی شخص کے نام حسب وعدہ جاری کرا دیں۔ اور مجھے اطلاع دیں۔ میں نسخہ اور دوائی روانہ کر دونگا۔ خاکسار

(نورالدین حکیم حاذق موچی دروازہ لاہور)

سوال طبی مونڈھے پر درد شروع ہے دونوں شانوں کے بیچ میں۔ یہ کثرت احتلام صبح کے نہانے کا باعث سمجھا گیا۔ وعرصہ ایک ہفتہ کے اندر کمر پر آ گیا۔ استعمال روغن و سینکنے سے بائیں جانب کھسک کر ٹخنہ تک ٹانگوں میں درد و سوزش لئے ہوئے ہو گئی ہے۔ اور اوس جگہ دبانے و مٹھی وغیرہ مارنے سے درد نہیں معلوم ہوتا ہے۔ چلنے و سیدھا کھڑا رہنے و دیر تک قیام میں رہنے سے درد زیادہ ہوتا ہے۔ یہ حالت عرصہ آٹھ مہینے سے ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار اہلحدیث کو اطلاعاً عرض کرتا ہوں کہ اگر اس مرض کا کوئی نسخہ معلوم ہو۔ اور وہ کم قیمت کا ہو۔ تو براہ مہربانی صاف طور سے ذیل کے پتہ سے عنایت فرمائیں۔ یا بذریعہ اخبار کے۔ دوسرے یہ کہ تلاش مشین کپڑے کے تانا بنانے کا اگر کسی صاحب کو پتہ و قیمت معلوم ہو۔ تو بذریعہ اخبار کے مطلع فرما دیں (حسینی میاں محلہ گوتلہ پور ڈاکخانہ مہندسہ ضلع بانکی پور)

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کی مجربات

حبوب دافع جریان و کثرت احتلام ان حبوب سے لاعلاج کثرت احتلام دور ہو جاتا ہے۔ ضعف دماغ اور سرعت کو رفع کرنے کے علاوہ منی کے بڑھانے اور گاڑھا کرنے میں ان سے بہتر کوئی دوائی نہیں۔ قیمت عہ/ علاوہ محصولڈاک

طلاء اس کے استعمال سے وہ امراض جو کہ جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتے ہیں ۷ دن کے اندر دور ہو جاتے ہیں۔ اور عضو مخصوص اصلی حالت پر آ جاتا ہے اسکے استعمال سے فربہی۔ درازی۔ اور قوت مردمی حسب دلخواہ حاصل ہو جاتی ہے۔ قیمت ۱۲/ علاوہ محصولڈاک

تپ لرزہ اس دوائی سے تپ لرزہ خواہ کیسا ہی پرانا اور سخت کیوں نہ ہو۔ دو تین دفعہ کے استعمال سے دور ہو جاتا ہے قیمت ۱۲/ علاوہ محصول

شربت دافع بواسیر خونی بواسیر خونی کے دفع کرنے میں اکسیر و مجرب ہے قیمت ۱۲/ فی بوتل

مینجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

توحید و تثلیث اور الہامات - اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہے ۲/ مجلد

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

غریب فنڈ ۔ میں ایک آنہ از منشی عبدالرؤف صاحب امرادتی ۔ از نقشے فنڈ ۲؍ ۔ سابقہ ۲؍ کل ۴؍ ۔ از رضا علی لشکر گوالیار (سائل) ۴؍ میزان کل ۶؍ ۔ ایک اخبار بنام سائل مذکور جاری کیا گیا ۔ باقی ۵؍ رہے ہیں ۔ (محاسب)

جرمن جنگی جہاز ایمڈن کا کپتان اور قیصر جرمن کا بھتیجا انگریزی جنگی جہاز لمبورن میں سوار کر کے انگلستان بھیجد یئے گئے ہیں ۔ جہاں وہ بطور جنگی قیدیوں کے رکھے جائیں گے

ولیعہد جرمنی کی نسبت تین قسم کی افواہیں سنی جاتی ہیں ۔ بلجمی افسر جو پیرس پہنچے ہیں ۔ وہ بیان کرتے ہیں ۔ کہ وہ مارا گیا ہے اخبار ڈیلی کرانیکل کے نامہ نگار کا بیان ہے ۔ کہ وہ سخت زخمی ہو کر سٹراسبرگ میں زیر علاج ہے لیکن حال کی بعض پولینڈ کی خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ پولینڈ میں فوج کے ہمراہ دیکھا گیا ہے ۔

جرمن کے ایک اخبار نے جو قانون پیشہ لوگوں کا اخبار ہے لکھا ہے ۔ کہ جرمنی کے ۲۱۵ وکیل میدان جنگ میں مارے جا چکے ہیں ۔ جن میں بڑے بڑے قانونی پروفیسر پریوی کونسلر ۔ اور جج وغیرہ بھی شامل ہیں

شاہ معظم (جارج پنجم) میدان جنگ میں تشریف لے گئے ۔ جہاں انہوں نے زخمیوں کو دیکھا ۔ اور افواج کے افسروں اور پریسیڈنٹ فرانس سے ملاقات کی

گذشتہ ہفتہ کے اخبار میں ۔ روسیوں کی جرمنوں پر جس شاندار فتح کا ذکر کیا گیا تھا ۔ وہ خبر غلط نکلی صحیح خبر صرف اتنی تھی کہ جرمن فوج محصور ہو گئی تھی لیکن انہیں کمک پہنچ گئی اور وہ صاف بچ نکلی

روسیوں کو یقین ہے کہ اگرچہ جرمن فوج بچکر نکل گئی ہے لیکن عنقریب انہیں کامل فتح حاصل ہوگی کیونکہ روسی فوج کو بھی زبردست کمک پہنچ گئی ہے

آسٹروی فوجوں نے بلغراد دارالخلافہ سرویا پر قبضہ کر لیا ہے ۔

سرویہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے ۔ کہ آسٹرویا کی ایک عظیم فوج سرویہ کے دو اہم مقامات پر قابض ہو گئی ہے ۔

سرویہ کی سرکاری رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی بمقام لیزارویز آسٹرویوں کو شکست دیکر ان کے دو ہزار سے زیادہ سپاہی گرفتار کر لئے ہیں ۔

روسیوں کا سرکاری بیان مظہر ہے ۔ کہ جرمنوں نے لوڈز کے جنوب مغرب میں جارحانہ کارروائی شروع کر دی ہے ۔ کیونکہ انہیں زبردست کمک پہنچ گئی ہے ۔

جرمن اس جنگ میں ایک قسم کی بے آواز توپ استعمال کر رہے ہیں ۔ اس کے گولے سے نہ تو چلتے وقت آواز سنائی دیتی ہے ۔ اور نہ ہی گذرتے وقت البتہ جب گولہ پھٹتا ہے ۔ تو اسکی آواز سنائی دیتی ہے

جرمن نے بحری حملہ کے خوف سے بلجیم کے ساحل کو مستحکم کر لیا ہے

ٹائمز کا جنگی نامہ نگار اندازہ لگاتا ہے ۔ فلینڈرز (بلجیم) کی لڑائیوں میں ۳ ۔ لاکھ سپاہی کام آ چکے ہیں ۔ ان میں سے ۲ ۔ لاکھ جرمن ۔ ۵۰ ہزار انگریز ۔ ۵ ہزار ہندوستانی ہیں ۔ اور باقی فرانسیسی و بلجیمی

جرمنی کے مشہور کارخانہ اسلحہ سازی کرپ میں ایک طیارہ باز نے کئی بم پھینکے ۔ اور خود بچکر نکل آیا ۔ نقصان کا اندازہ نہیں ہو سکا ۔

فرانس میں متحدہ (انگریزی ۔ فرانسیسی ۔ بلجیمی اور ہندوستانی) سپاہ نے اس ہفتہ معقول پیش قدمی کی ۔ کئی قصبوں پر قبضہ کر لیا ۔

ترکوں کی افواج چار حصوں پر منقسم ہیں ۔ جن میں سے پہلے لشکر کا مرکز اڈریانوپل ہے ۔ اس لشکر کا سپہ سالار جنرل سانڈرس جرمنی ہے ۔ اس لشکر کا کام بلغاریوں کے رویہ کی جانچ پڑتال ہے

دوسرا لشکر قسطنطنیہ میں ہے ۔ اس کا سپہ سالار جمال پاشا وزیر بحری ہے ۔

تیسرا لشکر سرحد روس پر ہے ۔ اس کا سپہ سالار عزت پاشا ہے ۔ جو جنگ بلقان میں ترکی افواج کا سپہ سالار تھا ۔

چوتھا لشکر از میر (ملک شام) میں ہے ۔ اور اس کا سپہ سالار غالب پاشا ہے ۔

ان افواج کی تعداد کئی لاکھ ہے ۔ جن میں ترک ۔ شامی عرب ۔ اور بدوی عرب سب قسم کے لوگ شامل ہیں ۔

بیان کیا جاتا ہے ۔ کہ روسیوں نے آسٹریا کے مقام ولشکو پر قبضہ کر کے آسٹریوں کے مشہور قلعہ بند مقام کراکو پر گولہ باری شروع کر دی ہے

پرزمسل (آسٹریا کے مشہور قلعہ بند شہر) کا روسیوں نے محاصرہ کر رکھا ہے ۔ اور وہاں کے لاٹ پادری نے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا ۔ کہ پرزمسل میں ذخائر خوراک ختم ہو گئے ہیں ۔ زخمیوں کی کثرت سے شہر میں تل دھرنے کی جگہ نہیں ۔ اور اب شہر فتح ہو جانے کو ہے ۔

لارڈ کچنر وزیر جنگ انگلستان نے امریکہ کے ایک اخبار کے نامہ نگار سے بیان کیا ۔ کہ جنگ کم از کم تین سال تک جاری رہے گی ۔ اور اس کا خاتمہ صرف اسی وقت ہوگا ۔ جب جرمنوں کو پورے طور پر شکست ہو جائے گی ۔ (خدا جلد اس جنگ کا خاتمہ کرے)

پیرس کی سرکاری رپورٹ میں کہا ہے ۔ کہ یہ ایک ایسی جنگ ہے ۔ جس میں فریقین آخری وقت تک لڑیں گے ۔

جب باقاعدہ فوجیں اپنا کام کر چکیں گی ۔ تو پھر لڑنے والے ممالک کے وہ لوگ جنگ کے لئے تیار ہو نگے ۔ جو قواعد نہیں جانتے ۔ انہیں لوگوں پر آخری کامیابی کا انحصار ہوگا ۔

جرمن پارلیمنٹ نے ۲ ۔ ارب ۵۰ کروڑ پونڈ قرضہ جنگ کی منظوری دی ہے ۔

جرمن وزیر اعظم نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے انگلستان کو جنگ کا ذمہ وار قرار دیا ۔ اور کہا ۔ کہ اسے معلوم تھا کہ جرمنی کے خلاف ایک بڑی سازش کی جا رہی ہے ۔ لیکن اس نے اس کا کوئی تدارک نہ کیا ۔

پنجاب میں بہت سے پریسوں اور اخباروں کی ضمانتیں ضبط ہو رہی ہیں ۔ اور نئی طلب ہو رہی ہیں (خدا حافظ)

سیرت البخاری ۔ امام بخاری کی سوانح عمری ۔ عہ ۔ منیجر

قابل دید ... ہماری زبان لاثانی بے نظیر قرآن مجید جو بخط شیخ جلی قلم مترجم ترجمہ بمحاورہ سلیس اردو مع

تفسیر وحیدی کامل بحاشیہ مصنفہ جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب المخاطب بنواب وقار نواز جنگ بہادر ساکن حیدرآباد دکن

بجز مسلمانوں میں سے کسی شخص کو یہ کلام نہیں کہ فلاح و صلاح دارین کا کفیل کلام جلیل ہے قرآن پاک ہی ایسی کتاب ہے جسکے ساتھ تمسک کرنیوالا کبھی گمراہ نہیں ہوتا اور اس کے غیر سے ہدایت طلب کرنیوالا کبھی راہ راست پر نہیں آ سکتا۔ اور اس حبل المتین کا اعتصام اسطرح ہو سکتا ہے کہ نظم قرآنی کو مع تجوید و تصحیح الفاظ حاصل کریں اور اسکے معانی کو سمجھ کر اور بانی فہم کرکے مطابق طاقت بشریہ عمل میں لانیکی کوشش کریں۔ اسی لیے علمار ربانیین نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورت کے مطابق تفاسیر و تراجم جدیدہ لکھکر شائع کیے۔ گردش دوران و انقلاب زمان کی تاثیر جدید نے ہمارے وقت میں ملک ہندوستان میں جدت دکھلائی کہ بعض جاہل اور بعض معلم محض اردو زبان دانی کی بدولت مفسر حقانی و مترجم کلام ربانی بن بیٹھے اور خود نمائیاں کرنے لگے۔ ہندا بر طبق پیشینگوئی خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام کہ اس ہمارے علم کے حامل آیندہ لوگوں میں سے ایسے عادل ہونے رہیں گے جو حد سے بڑھنے والوں کی تحریف اور جاہلوں کی تاویل کو باطل کرینگے۔ ... مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی جو اسم بامسمی ہیں اور اپنے نام کیطرح یکتائے زمان ہیں خدا تعالیٰ کی رحمت تامہ نے خلقت عامہ کی مصلحت کیلیے انکو اس خدمت کے واسطے خاص کیا۔ اور آپ کو اس پیشینگوئی کا مصداق بنایا۔ مولانا کا مترجم لاثانی ہونا تو عیاں ہوئی بات ہے آپ نے کتب صحاح ستہ کے ایسے عمدہ تراجم لکھکر شائع کرا دیے اور قریب سے لیکر اطراف بعیدہ تک تمام لوگ کیا علما کیا عوام کا غذ زر کیطرح بڑے شوق سے لیگئے اور ان تراجم کی عمدگی دیکھکر موافق سے لیکر مخالف تک سب آپ کا لوہا مان گئے علی الخصوص آپ کی آخری تصنیف اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کا ترجمہ موسوم تیسیر الباری تو ایسی بے نظیر کتاب ثابت ہوئی ہے کہ اسلام علی اختلاف مذاہبہم تو بجائے خود آریہ اور عیسائیوں نے بھی اس کتاب کو شوق سے خرید لیا۔ عرصہ ہوا یہ کتاب مطبع احمدی لاہور میں مولانا کی اجازت سے چھپ چکی ہے۔ ادہم بر سر مطلب غرض مولانا نے ان نامانان جاہل اور ترجمان معلم کی تحریفات و تاویلات کا بد اثر مٹانے کے لیے ترجمہ کلام اللہ شستہ اردو سلیس زبان میں لکھا اور تفسیر وحیدی تصنیف فرمائی۔ اس ترجمہ و تفسیر کی باطنی خوبیوں و معنوی کمالات کے اظہار و شمار میں جسقدر مبالغہ کیا جائے اور تعریف و توصیف کو جسقدر صدی پر رسانیا جائے ممکن نہیں کہ اسکے واقعی کمالات کا عشر عشیر بھی بیان ہو سکے۔ ہندا تفصیل سے اعراض کرکے اسی قدر کافی ہے کہ یہ تفسیر اس عالم باعمل نے تمام تفاسیر اہلسنت کا لب لباب و روح تفاسیر سلف و خلف کا اردو میں نکالکر مرتب کی ہے۔ رہا اسکے صوری کمالات و ظاہری خوبیاں جنکا التزام اب کے مطبع احمدی لاہور نے طبع جدید میں کیا ہے وہ یہ ہیں۔ (۱) متن قرآن مجید نہایت خوشخط اعلیٰ جلی لکھوایا گیا ہے (۲) سطریں رنگین بنی گئی ہیں (۳) بین السطور سلیس اردو ترجمہ مطلب خیز بامحاورہ لکھا گیا (۴) کامل تفسیر وحیدی حاشیہ پر صحیح قلم سے لکھوائی گئی (۵) اول میں فہرست مضامین کلام اللہ لگائی گئی (۶) فہرست مضامین تفسیر وحیدی کی ابتدا میں اضافہ کی گئی جس کے مضامین کتاب بلا شد مضامین تفسیر کا علم اجمالی ہو سکتا ہے اور اس علم اجمالی سے عام لوگوں کو بھی فائدہ ہے مگر خاص کر حضرات واعظین و مباحثین کو اسکی شد ضرورت رہتی ہے اور فہرست مضامین سے انکو کافی امداد مل سکتی ہے کہ بر وقت استشہاد و استدلال فوراً اپنے مدعا کی آیت یا مسئلہ نکال سکتے ہیں (۷) کاغذ عمدہ لگایا گیا ہے (۸) چھاپہ کی صفائی کا اعلیٰ انتظام کیا گیا ہے (۹) بسم اللہ جو اوائل سور تو میں ہے سب علیحدہ علیحدہ طغرا میں لکھی گئی ہیں جن میں ایک سے ایک نہیں ملتی (۱۰) ہر منزل جہاں سے شروع ہوتی ہے وہ صفحہ بیل بوٹوں سے سجایا گیا ہے تاکہ ہر ایک کو دیکھتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ منزل یہاں ختم ہوئی اور دوسری منزل شروع ہو گئی (۱۱) ہر پارہ ہشت ورق کے صفحہ پر ختم ہوتا ہے اور دوسرے ورق کی ابتدائی صفحے سے دوسرا پارہ شروع ہوتا ہے جو صاحب چاہیں تیسوں پارے علیحدہ علیحدہ بھی کر سکتے ہیں (۱۲) آخر میں رسالہ فضائل القرآن لگایا گیا ہے جسمیں قرآن مجید پڑھنے اور یاد کرنے اور اس پر عمل کرنیکی خوبیاں لکھی گئی ہیں (۱۳) رسالہ لغات القرآن آخر میں لگایا گیا ہے جس میں ... تاکہ جو شخص لغات القرآن یاد کرلے اسکو ترجمہ قرآن مجید بسہولت سمجھ میں آ جائے۔ اور قرآن مجید کو سوا ہی عربی ہونے اور سمجھنے کی طاقت ہو جائے (۱۴) رموز اوقاف کا نقشہ آخیر میں دیا گیا ہے چونکہ تلاوت قرآن میں وقف اور وصل کا لحاظ ضروری ہے ... (۱۵) [illegible] یہ مضمون بھی فن تفسیر میں اصل ہے (۱۶) کیفیت نزول وحی اور جائے نزول وحی کا بیان بھی ساتھ لگایا گیا ہے (۱۷) حضرت رسول کریم صلعم کی مختصر سوانح عمری بھی ساتھ لگا دی گئی ہے (۱۸) ہر آیت کے دائرہ کے اندر ایک جدید نشان لگایا ہے کہ جس سے ... (۱۹) اخیر میں ایک نقشہ مخارج حروف کا لگایا گیا ہے جس سے ہر حرف کی نسبت معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ حرف زبان کو فلاں مقام میں لگانے سے نکلتا ہے۔ باوجود ان تمام امور کے علاوہ اور صدہا خوبیوں کے قیمت بلا جلد کاغذ مصری کی سات روپیہ (عہ) اور کاغذ سفید ولایتی ... روپے (ے) جلد بندی چرمی نہایت عمدہ ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) سے ہوگی جو صاحب قرآن شریف طلب فرمائیں ... بذریعہ ڈاک بیگی روانہ فرمائیں بغیر پیشگی کے قرآن شریف روانہ نہیں ہوگا۔ **نوٹ** اس قرآن مجید کے ہر صفحہ میں ... سطریں ہیں چنانچہ نمونہ کے طور پر قرآن مجید کی ایک سطر نیچے لکھی جاتی ہے اور اسکے ساتھ ہی اسکا ترجمہ اور حاشیہ پر تفسیر کے فوائد نمبر وار درج ہیں ہر ایک صفحہ میں حل مطالب کے لیے جسقدر تفسیر کی ضرورت معلوم ہوتی ہے وہ فوائد کی صورت میں حاشیہ پر درج ہے۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ⑲ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَمُلْكًا كَبِيرًا ⑳ عَالِيَهُمْ

تو سمجھے موتی ہیں بکھرے ہوئے ف۱ اور (اے پیغمبر) جب تو بہشت کو دیکھے تو وہاں (ہر طرح کی) نعمت اور بڑی بادشاہت (کا سامان) دیکھے گا ف۲ بہشت والوں کے اوپر کی

ف۱ ابو عمرو نے کہا بہشت میں ادنیٰ درجہ والے پاس ہزار خادم ہونگے ہر خادم کو وہ کام ہوگا جو دوسرے کو نہ ہوگا پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی

ف۲ کیونکہ اس شہنشاہ کا گھر ہے جس کے سب بادشاہ غلام ہیں۔ کہتے ہیں ہر جنتی کے سر پر بادشاہی تاج ہوگا اور ان میں اعلیٰ درجہ والا وہ ہوگا جسکو ہر روز اپنے مالک کا دیدار نصیب ہوگا۔ اللہم اجعلنا منہم۔

تصدیق جناب مولانا مولوی وحید الزمان صاحب حیدرآبادی متعلقہ قرآن مجید

مشفقی شیخ احمد ... السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کا بھیجا ہوا قرآن مجید جو آپ نے چھاپا ہے میں نے دیکھا ... آپ نے یہ قرآن شریف بہت خوشخط اور صحیح چھاپا ہے میں بہت خوش ہوا ... اس قرآن مجید کے ترجمہ اور حواشی ... مسلمانوں کو ... مشورہ دیتا ہوں کہ ان کے گھروں میں ... قرآن مجید کا ایک نسخہ ضرور ہونا چاہیے ... والسلام۔ خاکسار ... از مدینہ منورہ۔

تقریظ جناب مولانا مولوی عبد الجبار صاحب مرحوم غزنوی

عاجز نے تفسیر وحیدی جسکا مصنف مولوی وحید الزمان صاحب ہیں ... بامحاورہ و تفسیر بطرز عتیق اہل اسلام پایا ... اور تبع سلف صالحین کا ہے ... اس زمانہ میں ... تفسیر وحیدی ... یہ تفسیر ... رب العالمین اس کو ... اور پڑھنے والوں کو عمل کی توفیق مرحمت فرمائے آمین یا رب العالمین ثم آمین۔ عبد الجبار بن مولوی عبد اللہ الغزنوی ...

سند رجسٹری بالا اٹھارہ خوبیوں والے قرآن مجید و دیگر ہر قسم کی دینی کتابوں کے ملنے کا پتہ شیخ احمد کلن شیخ محی الدین مرحوم تاجر کتب و مالک مطبع احمدی کشمیری بازار لاہور

AsliAhleSunnet.com

تیرھویں صدی ہجری کے مجدد

۵۲/۴

یعنی

حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید کے پیشوا حضرت مولانا سید احمد صاحب بریلوی کے

نادر حالات - واقعات و مکتوبات

جو باتباع سنت حضرت سرور کائنات محض اُمی تھے - لیکن جن کو جناب رسول مقبول صلعم کی جسمی زیارت نصیب ہوئی - جن کو غیب سے خوان نعمت ملا کرتے تھے - جن کی سواری کے جانور حرام غذا نہ کھاتے تھے - جب وہ نواب امیر خاں والی ٹونک کی فوج میں بطور سپاہی کام کرتے تھے - تو انگریزی سپہ سالار فوج آپکے ہمراہ دشمن کے دست میں آگیا - اور جنگ سے تائب ہوا - جن کے دشمن آپکو قتل کرنے آتے - تو مرید و دست بیعت ہو جاتے - جن کے خدام کو ہمیشہ غیب سے خرچ ملتا - جن کی دعا سے شیعہ عالم رویا میں خود حضرت سرور کائنات روحی فداہ سے نصیحت پاکر رافضی سے تائب ہوا - جن کی دعا سے دیوانے ہشیار اور کسبیاں تائب ہو کر نیکو کار ہو گئیں - جو جج بیت اللہ کے رستہ میں انگریزوں نے آنکو دعوت دی - جن کی مخالفت سے بڑے بڑے ہوشیار مجنون ہو گئے - جن کے ہاتھ پر ایک مالدار ہندو سیٹھ سچا خواب دیکھکر مسلمان ہوا - اسی ضمن میں مولانا اسمٰعیل صاحب شہید اور مولانا عبدالحی کے حالات بھی مذکور ہیں - جو نہایت دلچسپ - مفید اور سراپا نصیحت ہیں - اصلی قیمت دو روپئے رعایتی ایک روپیہ - عمر

رسائل شبلی یعنی علامہ شبلی نعمانی مرحوم کے علمی تاریخی رسائل کا مجموعہ جس میں ذیل کے دس رسالے شامل ہیں - (۱) اسلامی شفاخانے - مسلمانوں نے اپنے عہد میں کہاں اور کیسے کیسے شفاخانے بنوائے (۲) اسلامی کتبخانے - اسلام میں کتبخانہ کی ابتدا و ترقی کے حالات - (۳) حقوق الذمیین - اسلامی زمانہ میں غیر مذاہب کی رعایا کو کیا کیا حقوق حاصل تھے - (۴) الجزیہ - جزیہ کس قسم کا ٹیکس تھا - اور کن اصولوں پر مقرر ہوا تھا (۵) الخطبہ - قدیم دلی و علمی انجمنات کا تذکرہ (۶) المنتظم - یورپ اور عقل کا نوبل کے سفرنامے پر ریویو (۷) کتبخانہ اسکندریہ (۸) مشہور کتبخانہ کے واقعات اور اس امر کا تاریخی ثبوت کہ اس کے جلانے والے مسلمان تھے (۹) تراجم - علمی دنیا میں کن کن زبانوں سے مسلمانوں نے کیا کیا ترجمہ کئیں - (۹) اسلامی مدارس - قدیم تعلیم - مسلمانوں نے کہاں کہاں درسگاہیں قائم کی تھیں - اور ان میں تعلیم کا کیا نصاب تھا - (۱۰) ہمیکنکس اور مسلمان مسلمانوں نے کیا کیا کلیں ایجاد کی تھیں - ۱۲ —

تقلید اور عمل بالحدیث اس میں یہ باتیں مذکور ہیں (۱) مذاہب اربعہ کے جاری ہونے سے پہلے زمانہ میں کیا حال تھا مذاہب اربعہ کی بنیاد پڑنے کا زمانہ اور اسکا سبب (۲) ان چار مذاہب کی پابندی کا کس طرح سے کب حکم ہوا (۳) ان چاروں مذہبوں میں اختلاف ہونے کا سبب (۴) اجتہاد اور عمل بالحدیث میں کیا فرق ہے (۵) تقلید اور عمل بالحدیث پر علماء اور جہلاء کا مباحثہ (۶) قول فصل بنسبت تقلید اور عمل بالحدیث کے از نواب محسن الملک بہادر ۸ر

ملنے کا پتہ منشی مولا بخش کشتہ امرتسر ڈاب کھٹیکاں

مومیائی

۵۲/۱۳

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق دمہ - کھانسی - ریزش اعضاء درد سینہ کو رفع کرتی ہے - جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو - ان کیلئے اکسیر ہے - دو یا چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے - گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے - بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے - دماغ کو طاقت بخشتا اسکا معمولی کرشمہ ہے - بعد جماع استعمال کرنے سے پہلی طاقت بحال رہتی ہے - چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے - مرد - عورت بوڑھے - بچے - جوان کو مفید ہے - ہر موسم میں استعمال کیجا سکتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی

قیمت

فی چھٹانک ۱۲ؔ دو چھٹانک ۱ؔ پاؤ بختہ ۳ؔ مع محصول ڈاک

محالک غیر سے محصول علاوہ

تازہ شہادات

جناب سید علی حسین سوداگر محلہ دربہار سے رقمطراز ہیں:- ایک ڈبیہ مومیائی بیٹے نے آپکے کارخانہ سے منگایا - الحمد استعمال کرنا شروع کر دیا - شکر خدا کا جیسی تعریف تھی اور اخبار میں پڑھا - واقعی ویسا ہی پایا صرف چار پانچ یوم میں ہمکو فائدہ معلوم ہو گیا براہ مہربانی جلد (۵) ڈبیہ یا دیر بذریعہ وی پی روانہ کریں (۷ نومبر ۱۹۱۴ء)

جناب سیٹھ ابراہیم صاحب فتیہ والے کورلا ضلع تھانہ سے تحریر کرتے ہیں:- پیشتر کبھی مرتبہ مومیائی منگوائی تھی بفضلہ تعالیٰ فائدہ مند ثابت ہوئی - لہذا آدھ پاؤ (۵ ڈبیہ) بصیغہ ڈاک ارسال فرماویں (۴ نومبر ۱۹۱۴ء)

ملنے کا پتہ

پروپرائٹر دی میڈ طٰسین الحسینی کٹڑہ قلعہ امرتسر

ماہیت ... لاہور میں ... امرتسر سے شایع کیا۔

AsliAhleSunnet.com